بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باکمال سیرت، لاجواب کردار

رحمۃ اللہ علیہ

مفتی غلام فرید ہزاروی

ایم پی اے



شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن فاروق گنج نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ

یا رسول اللہ

بفیضانِ نظر

مجددِ عصر، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، قطب الارشاد

علامۃ الدھر، منبع فیوض و برکات

حضرت اخوندزادہ **سیف الرحمٰن** دامت برکاتہم العالیہ

پیرارچی خراسانی، کھجوری باڑہ پشاور

اجازت و اہتمام

شیخ العلماء، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، غوثِ جہاں

حضرت الحاج **میاں محمد سیفی** حنفی ماتریدی

دامت برکاتہم القدسیہ

ناشر: ادارہ تحقیقات فریدیہ گوجرانوالہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

مختصر تعارف

شیخ الحدیث والتفسیر، استاد العلماء، محدث وقت

محقق دوراں، مفتی اعظم پاکستان، بحر العلوم

مناظر اہل سنت، پیر طریقت، رہبر شریعت

رئیس المشائخ، حضرت علامہ

الحاج مفتی غلام فرید ہزاروی

سعیدی سیفی ایم۔ پی۔ اے نور اللہ مرقدہ

مہتمم جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن گوجرانوالہ

از قلم

مبلغ یورپ مناظر اہل سنت

محمد مجیب الرحمٰن نورانی سیفی وزیرآبادی

گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

آپ زہد و ورع کے پیکر، مجسمہ اخلاق و اخلاص، بے باک اور نڈر ہونے کے ساتھ ساتھ عجز و انکساری کا ایک نمونہ تھے۔ عظیم مدرس، نہایت ہی شفیق استاد تھے۔ مدبرانہ طبیعت اور حلم و بردباری میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ علم میں کوہ ہمالیہ سے بلند اور افتاء میں یکتاءِ زمانہ تھے۔ منبع حسن و جمال اور سیرت و کردار کی عملی تصویر تھے۔ اصول میں امام اہل سنت الشاہ مولانا امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار اور راسخ العقیدہ تھے۔ حنفی المذہب ونقشبندی، چشتی، قادری، سہروردی مشرب رکھتے تھے۔ یعنی امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مقلد اور غوث جہاں قطبِ دوراں، پیر طریقت، رہبر شریعت مرشد کامل حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ کے چاروں سلاسل میں مرید و خلیفہ مطلق تھے۔ طرزِ استدلال میں غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا عکس و پرتو تھے۔

سیاست میں ہمیشہ جمعیت علماء پاکستان کے ۱۹۷۰ء سے لے کر خادم، اور شہر گوجرانوالہ و ضلع کے موجودہ صدر بھی تھے اور تمام تر وفاداریاں علامہ امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھیں۔ آپ امام نورانی سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ اور متحدہ مجلس عمل ضلع گوجرانوالہ کے صدر بھی تھے۔

کتابی نام:

آپ کا کتابی نام محمد فرید تھا اور آپ کی شہرت غلام فرید ہزاروی کے

نام سے ہوئی۔

کنیت:

ابوالریاض تھی۔

ولدیت:

شیخ الفقہہ مولانا علامہ الحاج پیر عبدالجلیلؒ بن مولانا امیر غلامؒ تھی۔

جداعلیٰ:

عیسیٰ خیل کے مورث اعلیٰ عیسیٰ خان آپ کے جداعلیٰ تھے۔ ایک اور جداعلیٰ صحابی رسول ﷺ قیس عبدالرشید[1] خان قندھار افغانستان کے حاکم اعلیٰ ہوگزرے ہیں۔

تاریخ ولادت:

۵ شعبان ۱۳۵۶ھ بمطابق 11 اکتوبر 1937 بروز جمعرات

مقام ولادت:

آپ موضع جھاڑ مضافات تربیلہ میں پیدا ہوئے۔

آپ علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد محترم علامہ الحاج مولانا عبدالجلیل صاحب نوراللہ مرقدہ شب بیدا و تہجد گزار تھے۔ جنہیں متعدد بار بیداری میں بھی زیارت رسول ﷺ کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے جد امجد کے حقیقی بھائی امیر محمود خاں اپنے علاقہ کے مرکز رشد و ہدایت تھے۔ سینکڑوں طلباء نے ان سے اکتساب فیض کیا۔ نہایت سادہ مشن پابند شریعت بزرگ تھے۔ نہ صرف اولاد کو علوم دینیہ سے بہرہ ور کیا بلکہ دامادی کے

---

[1] (تذکرہ پٹھانوں کی اصلیت اور ان کی تاریخ ص:۷۶)

لئے بھی اصحاب علوم دینیہ و اسلامیہ کا انتخاب کیا۔

بیعت اور سعیدی نسبت:

آپ علامہ غزالی زمان رازیٔ دوراں مولانا سید احمد سعید کاظمی جو کہ آپ کے استاد و مرشد اوّل تھے کے غلبہ محبت کی وجہ سے اپنے آپ کو سعیدی بھی لکھتے تھے۔ ۱۹۶۶ء میں قبلہ مفتی صاحبؒ جامعہ اسلامیہ بہاولپور غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے تو وہیں پر علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور حضرت کی جانب سے بیعت کی اجازت وخلافت بھی حاصل ہوئی۔

تعلیم:

قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے قبلہ والد گرامی علیہ الرحمۃ سے کیا، اور ساتھ ساتھ کچھ دیگر ائمہ مساجد سے بھی پڑھتے رہے۔ پھر والد گرامی کی وساطت سے ہزارہ ڈویژن کے روحانی وعلمی مرکز دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں داخل ہوئے۔ وہاں قبلہ مفتی صاحب اپنے چھوٹے بھائی امام المناطقہ علامہ مفتی محمد شریف ہزاروی کے ہمراہ رہے اور دونوں بھائی اکٹھے زیر تعلیم رہے۔ وہاں علامہ قاضی عبدالسبحان صاحب کے داماد قاضی حبیب الرحمٰن اور آپ کے صاحبزادے قاضی غلام محمود صاحب سے علمی استفادہ کیا اور کچھ ابتدائی کتب علامہ حافظ محمد یوسف صاحب سے بھی پڑھیں جب قاضی عبدالسبحان صاحب دارالعلوم میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے تشریف لائے تو ان سے بھی اکتساب علم کیا۔

عرصہ چار سال گزارنے کے بعد پھر جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل

آباد میں آپ نے داخلہ لیا۔ دو سال بعد جب حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ حج پر تشریف لے گئے تو پھر وہاں سے آپ جامعہ نعیمہ گڑھی شاہو لاہور آ گئے۔ یہاں پر سات سال تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے شفیق استاد علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ رہ کر درس نظامی کی آخری کتب میر زاہد، ملا جلال، قاضی حمد اللہ، شمس بازعہ وغیرہ قبلہ مفتی محمد حسین نعیمی اور مولانا قاضی حبیب الرحمٰن، مولانا قاضی عزیز الرحمٰن مردانوی سے پڑھیں۔ اور ہدایہ شریف حضرت فقیہ اعظم مفتی اعجاز ولی خان سے پڑھ کر درس بخاری قبلہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے لیا۔ ۱۹۵۹ء میں جامعہ نعیمیہ سے دستار فضیلت و سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۶۰ء میں مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان میں غزالی زماں علیہ الرحمۃ سے علم حدیث پڑھا اور قبلہ والد گرامی اور بھائی مولانا محمد شریف ہزاروی کے ہمراہ سند فراغت و دستار فضیلت حاصل کی۔

شادی:

۱۲ دسمبر ۱۹۶۳ء کو آپ کی شادی مبارک ہوئی۔

اولاد:

آپ کی پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے صاجزادہ ریاض الرحمٰن اور صاجزادہ مولانا فیاض الرحمٰن ہزاروی یعنی کل سات اولادیں ہیں۔

تدریس:

آپ نے تدریسی زندگی کا آغاز جامعہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے کیا۔ یہ ادارہ مفتی اعجاز ولی خان صاحب کی سرپرستی میں قائم ہوا تھا۔ جہاں آپ نے ابتدائی اور متوسط درجہ کی کتب پڑھائیں۔ دو سال کا عرصہ

جامعہ امینیہ قبرستان روڈ گوجرانوالہ اور دو سال دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں مسند تدریس پر فائز رہے۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت غزالی زماں کے ارشاد پر جامع العلوم خانیوال میں صدر مدرس کی حیثیت سے کام کیا۔ وہاں سے ۱۹۷۱ء میں سید پیر کبیر علی شاہ صاحب زیب سجادہ چورہ شریف آپ کو ڈسکہ میں لے آئے جہاں آپ جامعہ فضل العلوم میں صدر مدرس اور مرکزی جامع مسجد عمرؓ میں بطور امام وخطیب خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جنوری ۱۹۷۳ء میں الحاج بابا محمد عبداللہ بٹ مرحوم بانی جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن گوجرانوالہ اپنے مخصوص چند ساتھیوں سمیت ڈسکہ حاضر ہو کر قبلہ مفتی صاحب کو گوجرانوالہ لانے میں کامیاب ہو گئے۔ عرصہ ۳۲ سال سے آپ جامع مسجد فاروقیہ رضویہ (المعروف دارے والی مسجد) میں خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں اور جامعہ فاروقیہ رضویہ میں بابا الحاج محمد عبداللہ بٹ مرحوم کی زندگی میں صدر مدرس کی حیثیت سے اور ان کے وصال کے بعد مہتمم کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ دوران تدریس شاہدرہ موڑ، واہگہ موڑ، نوشہرہ ورکاں، جہانیاں ضلع ملتان وغیرہ میں خطابت کے بھی فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔

سیاسی وابستگی:

آپ کی باقاعدہ سیاسی وابستگی اہل سنت کی نمائندہ جماعت جمعیت علماء پاکستان (نورانی) سے ۱۹۷۰ء سے لے کر تادم آخر رہی، اور اسی جماعت کی طرف سے متحدہ مجلس عمل کے ٹکٹ پر ۲۰۰۲ء اکتوبر میں الیکشن جیت کر پنجاب اسمبلی کے ممبر بنے اور ۵۸۰۰ کی لیڈ سے رکن اسمبلی منتخب ہوئے۔ اس سے قبل آپ نے دو بار جماعت کی طرف سے صوبائی اسمبلی اور بی۔ ڈی الیکشن لڑا، لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آپ کو صدر جمعیت علماء پاکستان علامہ

امام شاہ احمد نورانی کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت تھی۔ ۱۹۶۹ء میں جب آپ خانیوال تھے تو وہاں تحریک جمہوریت میں آپ نے بڑے بڑے جلوسوں کی قیادت فرمائی اور وہ دارالعلوم جہاں آپ صدر مدرس تھے وہ محکمہ اوقاف کے زیراہتمام ایک مسجد میں قائم تھا لیکن آپ نے خطرات کی پرواہ کئے بغیر تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۹۷۳ء میں جب گوجرانوالہ تشریف لائے تو ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت میں بھی بھرپور حصہ لیا اور بے شمار جلسوں میں دوران خطاب لوگوں کو فتنہ مرزائیت سے آگاہ کیا، اور گوجرانوالہ کی تاریخ شاہد ہے کہ ۱۹۷۷ء میں ایک دو کے علاوہ ہر جلوس کی قیادت میں شریک ہوکر آپ نے بے مثال کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا، اور بعض ایسے جلوس تھے جہاں آپ نے بلاشرکت غیرے قیادت فرمائی۔ اور ایک دن نماز جمعہ کے بعد چوک گھنٹہ گھر سے الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب اور ابوطاہر مولانا عبدالعزیز چشتی صاحب کے ہمراہ گرفتاری پیش کی۔ دودن اور دوراتیں صدر تھانہ گوجرانوالہ میں رہنے کے بعد رہا ہوئے۔

مناظرے:

آپ نے خانیوال اور گوجرانوالہ میں متعدد بار بدعقیدہ لوگوں سے مناظرے کیے اور بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی حاصل ہوئی، اور آپ فن مناظرہ میں بھی مخالفین کی گرفت کرنے میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ مولوی غلام اللہ (راولپنڈی) سے بھی بحث ہوئی اور دیوبندی مکتبہ فکر کے نورالحسن شاہ بخاری کو بھی میدان مناظرہ سے بھگایا۔ خانیوال کے ایک مناظرے میں دیوبندی عالم بے شمار کتب لے کر آئے جبکہ قبلہ مفتی صاحب کے پاس صرف قصیدہ بردہ شریف تھا۔ لیکن آپ نے ابتدائی گفتگو میں ہی مخالفین کو میدان چھوڑنے پر مجبور

کر دیا۔ وغیرہ

تحریر وتصانیف:

فیاض مطلق نے آپ کو تدریسی، تقریری خوبیوں کے علاوہ جو ہر قلم سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ نے گوناں گوں مصروفیات کے باوجود کتب کثیرہ تصنیف فرمائیں۔

(۱)۔ صداقت میلاد بجواب حقیقت میلاد (مطبوعہ)

(۲)۔ مُلّا علی قاری اور مسلک اہل سنت (مطبوعہ)

(۳)۔ اثبات علم الغیب حصہ اول بجواب ازالۃ الریب عن عقیدہ علم الغیب (مطبوعہ)

(۴)۔ اثبات علم الغیب حصہ دوم بجواب ازالۃ الریب عن عقیدہ علم الغیب (مطبوعہ)

(۵)۔ عدمِ ظلِ مصطفٰے بجواب ظلِ مصطفٰے (مطبوعہ)

(۶)۔ فضیلتُ الذاکرین فی جواب المنکرین (مطبوعہ)

(۷)۔ معروضاتُ الحاذق فی خدمۃ مولانا محمد صادق (مطبوعہ)

(۸)۔ سل الحسام الھندی لنصرۃ مولانا سیف الرحمٰن نقشبندی جلد اول (مطبوعہ)

(۹)۔ سل الحسام الھندی لنصرۃ مولانا سیف الرحمٰن نقشبندی جلد دوم (مطبوعہ)

(۱۰)۔ مسئلہ وڈیو والتصویر (مطبوعہ)

(۱۱)۔ ضرب الفرید علی عنق المرید (مطبوعہ)

(۱۲)۔ تحقیق دعا بعد الجنازۃ (مطبوعہ)

(۱۳)- النجد یت بجواب بریلویت جلد اول (مطبوعہ)

(۱۴)- النجد یت بجواب بریلویت جلد دوم (غیر مطبوعہ)

(۱۵)- الاقساط فی جواب الرباط لاثبات الحیلۃ والاسقاط (غیر مطبوعہ)

(۱۶)- اثبات الشیب فی کتاب اظہار العیب - (غیر مطبوعہ)

(۱۷)- مفتاح الجنت بجواب راہ سنت - (کمپوز، غیر مطبوعہ)

(۱۸)- رسالۃ المسماۃ بالۃ جہیر الصوت عربی (غیر مطبوعہ)

(۱۹)- الکلمۃ السدیدہ فی جواب الفتنۃ الشدیدہ (کمپوز، غیر مطبوعہ)

(۲۰)- تقریر الفریدی بجواب قاسم الحیدری (غیر مطبوعہ)

پہلا حج بیت اللہ:

۱۹۷۶ء میں آپ کو قبلہ والد محترم الحاج شیخ الفقہہ مولانا عبدالجلیل صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معیت میں پہلی بار حج بیت اللہ کی سعادت اور شرف زیارت گنبد خضریٰ نصیب ہوا۔

دوسرا حج:

دوبارہ آپ کو غالباً ۱۹۸۱ء یا ۱۹۸۲ء میں حج بیت اللہ و شرف زیارت نصیب ہوا جس میں جامعہ کے بانی بابا محمد عبداللہ بٹ، غلام محمد بٹ اور شیخ الفقہہ مولانا عبداللطیف قادری بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

تیسرا حج:

تیسرے حج کی سعادت آپ کو اپنے مرشد کامل، شیخ العلماء، غوث جہاں، قطب زماں، پیر طریقت، رہبر شریعت، آفتاب ولایت، ماہتاب شریعت، حضرت قبلہ میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ کی معیت

میں بمعہ چند معزز خلفاء کرام، اور برادر اصغر مولانا شیخ الحدیث امام المناطقہ علامہ محمد شریف ہزاروی اور محترمہ ومربیہ والدہ صاحبہ کے، ۱۹۹۶ء میں حاصل ہوئی۔

بیعت:

قبلہ مفتی صاحب ۱۹۹۴ء میں منازل سلوک حاصل کرنے کے لئے حضرت قبلہ الحاج میاں محمد سیفی حنفی مدظلہ العالی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے تھے اور چند ماہ میں آپ قبلہ پیر صاحب نے چاروں سلاسل کی منازل طے کرانے کے بعد چاروں سلاسل کے ارشاد خط مجدد عصر حاضر، عالم ربانی، پیر طریقت، رہبر شریعت، محقق وقت، قطب الارشاد، حضرت قبلہ، الحاج اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی سے لے کر دیتے ہوئے قبلہ مفتی صاحب کو بیعت کی اجازت وخلافت بھی عطا فرمائی۔ جہاں آپ کے ہزاروں شاگرد پاکستان و بیرونِ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں وہاں آپ کے مریدین بھی موجود ہیں اور شاگردوں میں مولانا حافظ آصف علی اویسی صاحب کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے حج کا دورانیہ قبلہ مفتی صاحب کی معیت میں مکۃ المکرّمہ اور مدینۃ المنورۃ میں گزارا۔

قبلہ مفتی صاحب کے سات (۷) بھائی ہیں اور تقریباً سارے عالم دین ہیں:

☆ مولانا رئیس المناطقہ استاد العلماء مفتی محمد شریف ہزاروی
☆ مولانا علامہ عبدالرشید ہزاروی
☆ مولانا علامہ شمس الرحمٰن ہزاروی
☆ مولانا علامہ قاری طیب الرحمن ہزاروی محمدی سیفی
☆ مولانا مقبول الرحمٰن ہزاروی

☆ مولانا علامہ شمس الاسلام شمس نقشبندی مجددی سیفی

☆ مبلغ یورپ مناظر اہل سنت محمد مجیب الرحمٰن نورانی محمدی، سیفی وزیرآبادی قبلہ مفتی صاحب رحمۃ علیہ اللہ جمعیت علماء پاکستان (نورانی) اور متحدہ مجلس عمل ضلع گوجرانوالہ کے صدر بھی تھے اور مرکزی جماعت اہل سنت پنجاب کے بھی صدر تھے اور مرکزی مجلس شوریٰ جمعیت علماء پاکستان کے ممبر بھی تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کا خاندان ایک بہت بڑا علمی خاندان ہے جس میں اب بھی بقیدِ حیات تقریباً ۴۰ چالیس کے قریب علماء کرام ہیں۔ بعض نے اپنے مدارس دینیہ کھول رکھے ہیں، بعض دیگر مدارس میں، بعض اپنے مدارس میں، تدریس، افتاء اور تصانیف وغیرہ کا کام کررہے ہیں، اور بعض امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جن میں سے ایک شیخ الحدیث قبلہ مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی سیفی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو کہ اپنی زندگی میں بے پناہ دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

وصال:

مورخہ ۱۸ اگست بروز بدھ شام ۴۵-۴ پر اپنے خالق حقیقی سے ہمیشہ کے لئے واصل ہو گئے۔ اور

جنازہ:

آپ کے جنازے کا اعلان شیخ الحدیث استاد العلماء پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محمد حمید جان صاحب آستانہ عالیہ لکھوڈیر شریف لاہور کا ہوا، کہ آپ جنازہ پڑھائیں گے لیکن آپ کا جنازہ آپ کے مرشد کامل حضرت

میاں محمد سیفی حنفی مدظلہ العالی نے گورنمنٹ اسلامیہ کالج کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں اپنے مرشد کے صاحبزادے شیخ الحدیث علامہ حمید جان صاحب کے حکم پر بروز جمعرات صبح ۳۵-۱۰ پر پڑھایا۔ جس میں چوہدری محمد اقبال گجر وزیر خوراک پنجاب اور چوہدری شمشاد علی خان وزیر ٹرانسپورٹ نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ چوہدری پرویز الٰہی کی طرف سے تعزیت کا پیغام پہنچایا۔ متحدہ مجلس عمل پنجاب کے سیکرٹری جنرل جناب لیاقت بلوچ اور جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی راہنماؤں جناب شبیر احمد ہاشمی اور جناب قاری محمد زوّار بہادر طول عمرہما کے علاوہ ملک کی سیاسی مذہبی تمام جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ بڑے بڑے سجادہ نشینوں اور پیران عظام اور بالخصوص پیر طریقت رہبر شریعت شیخ الحدیث حضرت علامہ الحاج صاحبزادہ پیر اخوندزادہ محمد حمید جان صاحب آستانہ عالیہ لکھوڈیر شریف لاہور اور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیرزادہ پیر محمد عارف اعظم صاحب سالک آباد شریف تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک نے بھی بمعہ احباب کے خصوصی شرکت فرمائی۔ معززین شہر، دانشور، صحافی، ادیب اور بڑے بڑے سکالرز بھی جنازے کو کندھا دینے کے لئے بڑی ہمت سے آگے بڑھتے رہے۔ جنازے کے دن صبح سے ہی آسمان پر بادل چھائے رہے۔ جب جنازہ اٹھایا گیا تو آسمان نے بھی آنسو بہائے اور ہلکی ہلکی رحمت کی بارش نے بھی قبلہ مفتی صاحب اور شریک ہونے والوں پر گویا عرقِ گلاب کا چھڑکاؤ کیا۔ جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کا اگرچہ صحیح اندازہ لگانا تو مشکل تھا، لیکن ایک محتاط اندازے کے مطابق دو سے اڑھائی لاکھ تک مصلیانِ جنازہ کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ کالج کا گراؤنڈ جو ایک بہت بڑا وسیع و عریض گراؤنڈ ہے یکا یک بھر گیا۔ کہیں کوئی جگہ باقی نہ بچی، حتیٰ کہ

کالج کی گلیاں اور کالج روڈ بھی صابری جامع مسجد تک بھرا ہوا تھا، اور دوسری جانب مین بازار گورونانک پورہ المعروف فاروق گنج کا بازار بھی بلاک تھا۔ اکثر لوگوں کی زبان پر یہی جملہ تھا کہ ایک ولی اللہ کا جنازہ ہے جلدی سے شریک ہو جائیں۔

جنازہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ جنازہ میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو کہ روحانی قسم کے لوگ تھے، اور اکثریت نے سروں کو رومال، ٹوپیوں اور دستاروں سے ڈھانپ رکھا تھا۔ آپ کی چارپائی کے ساتھ بڑے بڑے بیس فٹ کے بانس باندھے گئے لیکن پھر بھی کندہ دینے میں خاصی دشواری پیش آتی رہی۔ ضلع گوجرانوالہ اور شہر کے اکثر علماء دین علی الصبح ہی جنازے میں شرکت کے لئے پہنچ چکے تھے۔ کراچی تا خیبر لوگ ساری رات سفر کر کے جنازہ میں شامل ہوئے۔ جنازہ کے بعد آپ کا آخری دیدار ہزاروں لوگوں نے کیا۔ بلکہ ساری رات وقفے وقفے سے پورے ملک سے لوگ آ آ کر زیارت کرتے رہے۔ حضرت علامہ ابوداؤد الحاج محمد صادق صاحب سمیت شہر کی بہت بڑی تعداد علماء دین کی جنازے میں شریک تھی اور دینی مدارس کے طلباء بالخصوص حلقہ PP93 کے کارکنان جمعیت علماء پاکستان و متحدہ مجلس عمل اور نیشنل اسمبلی کے ممبر قاضی حمید اللہ خان، اور خان غلام دستگر خان پیپلز پارٹی کے چوہدری محمد شبیر ایم پی اے گرجاکھ وغیرہ نے بھی جنازہ میں شریک ہو کر مفتی صاحب قبلہ سے قلبی محبت کا ثبوت پیش کیا۔ زینت پرنٹ والے حاجی عبدالوحید صاحب، صائمہ ساڑھی ہاؤس والے حاجی محمد عابد صاحب اور مسجد فاروقیہ رضویہ کی انتظامیہ و حاجی عبدالستار صاحب نے بھی جنازہ اور جنازہ گاہ میں انتظامی امور میں گہری دلچسپی اور محبت کا اظہار کیا۔ اور مسجد فاروقیہ کے

سرپرست الحاج محمد اسلم بٹ صاحب سابقہ میئر گوجرانوالہ اور الحاج خواجہ عبدالرؤوف صاحب دھاڑیں مار مار کر روتے رہے۔ ہجوم اس قدر تھا کہ گویا پورا شہر ہی اُمڈ آیا ہو۔ جب تک جنازہ پڑھا نہیں گیا پوری خلقت پر بادلوں نے سایہ کیے رکھا۔ جب جنازہ پڑھا گیا تو کچھ دیر بعد دھوپ نکل آئی اور شام تک پھر بادل دکھائی نہیں دیئے۔

مرقد انور:

اب آپ کا مرقد انور آپ کی خواہش کے مطابق جامع مسجد فاروقیہ جہاں آپ ۳۲ سال خطیب و امام رہے ہیں، میں حضرت بابا لدھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احمد دین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان والی جگہ میں ہے۔

کرامت:

یاد رہے کہ یہ جگہ تقریباً تین فٹ کے قریب چوڑائی میں تھی لیکن جب قبر تیار ہوگئی تو تدفین سے پہلے ہی جگہ تین فٹ سے کچھ زائد چوڑائی میں ہوگئی۔ پھر دن کے دو بجے ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں آپ کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔

(اناللہ وانا الیہ راجعون)

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے جہاں کو ویران کر گیا

تاثرات

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی محمدی سیفیؒ اہلسنت و جماعت کی ایک عظیم علمی شخصیت تھے علم وعمل تقوی میں آپ اپنی مثال تھے آپ علوم عالیہ اسلامیہ قرآن وحدیث فقہ وتفسیر وغیرہ کے ایک ممتاز عالم دین اور مفتی تھے آپ نے تقریر کے علاوہ تحریری کام بھی کیا ہے علماء صلحاء سے محبت کرتے تھے اور نہایت ہی مشفقانہ انداز میں لوگوں کی اصلاح فرماتے تھے آپ اہل گوجرانوالہ کے لئے روشنی کا مینار تھے، ان کے وصال پُر ملال سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

شیخ الحدیث حضرت علامہ پیر صاحبزادہ محمد حمید جان سیفی خانقاہ عالیہ لکھوڈیر شریف لاہور

☆☆☆

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی محمدی سیفیؒ کی موت کی المناک خبر سن کر انتہائی قلبی وروحانی کوفت ہوئی اور رقت طاری ہوگئی۔ ''اِناّلِلّٰه وَاِناّاِلیهِ راجِعون''

وہی ہوتا ہے جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں۔ اللہ تعالیٰ

رب العزت کی تقدیر کے سامنے تدبیر کیا کام کر سکتی ہے۔

"اِذَاجاء اَجَلُھُم لَایَسْتَاخِرُونَ سَاعَۃً وَّلَایَسْتَقْدِمُوْنَ"

میرے ممدوح وموصوف بہت بڑے فاضل جلیل اور عالم ربانی تھے۔ اور قوم مسلم اہلسنت وجماعت کا ایک علمی، دینی، مذہبی، روحانی سرمایہ تھے۔ آپ کی موت درحقیقت عالم کی موت ہے ایسی عاشق رسول اور محب النبی شخصیتیں کہاں ملتی ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے محبوب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اپنے قرب رحمت میں مراتب علیا عطا فرمائے اور جنت الفردوس کی زینتوں سے آپ کو مزین فرمائے اور ان کی برزخی روحانی اخروی دعائیں ہمارے ساتھ شامل ہیں۔

الفقیر میاں محمد سیفی حنفی ماتری

****

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

افغانستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہے۔ افغانی صدر ملا ربانی بھی موجود ہے۔ سیاسی وسماجی شخصیات براجمان تھیں۔ پاکستان سے گیا ہوا۔ بریلوی علماء کا وفد بھی موجود ہے۔ جس میں راقم الحروف بھی شامل ہے۔ بریلوی حضرات کے عقائد ونظریات پر بحث ہورہی ہے جو کہ بریلوی علماء کے حق میں اچھی کوئی کہتا ہے بریلوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار

کرتے ہیں۔ کوئی بول اٹھا کہ یہ لوگ اپنے اجتماع میں ایک کرسی خالی رکھتے ہیں کہ اس پر سرِ کار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوں گے۔ کوئی اٹھ کر کہتا بریلوی قبر والوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ علی ھذ القیاس جتنے منہ اتنی باتیں۔

اچانک ایک گرجدار آواز بلند ہوئی کہ یہ سب بکواسات کا پلندہ ہے اور بریلوی علماء حضرات پر افتراء بازی کی گئی ہے۔ ہمارے قطعاً ایسے نظریات وعقائد نہیں۔

ملّا ربانی بول اٹھا: پھر آپ خود اپنے عقائد کی وضاحت کریں؟

تو پھر وہی ہستی (قبلہ مفتی صاحبؒ) گفتگو کا آغاز کرتی ہے، اور بریلوی حضرات کے عقائد ونظریات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کرتی ہے۔ شوریٰ کے افراد انگشت بدنداں ان کی شعلہ نوائی، علمی بصیرت، قرآن و حدیث پر دسترس ان کی عربی زبان کی فصاحت وبلاغت، نڈری اور بے باکی کو ملاحظہ کریں۔ جب وہ وضاحتی خطاب کا اختتام کر چکے تو یک لخت ملا ربانی اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے ''اگر یہ عقائد بریلویوں کے ہیں۔ تو میں سب سے پہلا بریلوی ہوں۔

قارئین کرام! آپ جاننا چاہیں گے کہ وہ کون سی شخصیت تھی جس نے افغانستان جا کر بریلوی حضرات کے عقائد کی وضاحت کی اور افغانی علماء کی غلط فہمیوں کو دور کیا۔ اور یہ وہ ہستی ہے جو آج ہم میں نہیں رہے۔ فرشتہ اجل کو لبیک کہہ کر واصل بحق ہوئی یہ وہ ہستی ہے۔ جو علم کا بحر بیکراں تھی۔ جو شریعت و طریقت کی راز داں تھی۔ حقیقت و معرفت کی کہکشاں تھی۔ دشمنوں کے لئے سیف یزداں تھی۔ اپنوں کے لئے محبت کا سامان تھی۔ گوجرانوالہ کی سرزمین کو علم شریعت وطریقت سے سیراب کرنے والی اس شخصیت کا نام مفتی غلام فرید

ہزاروی محمدی سیفی ہے۔

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

قبلہ مفتی کے ساتھ میری محبت بھری یادیں اس طرح ہیں کہ جیسے ذہن پر ان منٹ نقوش یہ مختصر مضمون اس بات کا متحمل نہیں کہ ان باتوں کو زیب قرطاس کرسکوں۔ آپ کی شخصیت میری کتاب ''محبوب سبحان'' میں ملے گی۔

القصہ قبلہ مفتی صاحب ایک ایسی علمی شخصیت تھے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی ان کی علمی ثقاہت و فقاہت کے معترف تھے۔ میرے زمانہ طالب علمی کی بات ہے کہ میں گوجرانوالہ میں دیوبند کے مدرسہ نصرۃ العلوم میں دورہ تفسیر القرآن مجید کررہا تھا۔ ایک دن دوران گفتگو مفتی محمد عیسیٰ کہنے لگے کہ بریلویوں کے بہت سے مولوی دیکھنے کو ملے مگر میری نظر میں سب سے زیادہ علمی شخصیت جامع مسجد فاروقیہ کے خطیب مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اس وقت میں نے مفتی صاحب کی زیارت نہ کی تھی۔ دل چاہا کہ ابھی اٹھوں اور اس عظیم ہستی کی زیارت کروں جس کے علم کے علمائے دیوبند بھی معترف ہیں۔ مختلف اوقات میں میں نصرۃ العلوم سے نکل کر جامع فاروقیہ میں آ کھڑا ہوتا۔ مگر اتفاق سمجھئے کہ دورۂ تفسیر کے دوران مفتی صاحب کی زیارت نصیب نہ ہوسکی۔ میں نے تعلیم سے فراغت کے بعد بزرگوں کے حکم سے لاہور میں آ ڈیرہ لگایا وہاں اتنا مصروف ہوا کہ مفتی صاحب سے ملنے کا اشتیاق محوخواب ہوگیا۔

قبلہ مفتی صاحب نے حضرت میاں مبارک صاحب سے شرفاً بیعت حاصل کیا۔ پھر تو ملاقاتوں کا ایک سلسلہ چل نکلا۔ کہ تادم وصال جاری رہا۔

جب کبھی حاضر ہوتا تو معانقہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ میں جب عرض کرتا کہ قبلہ آپ تکلیف نہ فرمایا کریں بیٹھے رہا کریں تو مسکرا کے فرماتے کہ آپ طریقت میں مجھ سے سینئر اور میرے پیرو مرشد حضرات میاں محمد سیفی کے پیر بھائی ہیں۔ میں عرض کرتا کہ طریقت میں لاکھ سینئر سہی دنیائے علم میں تو میں آپ سے کہیں پیچھے ہوں۔ مسکرا کر بات ٹال دیتے۔ حتیٰ کہ آخری ایام میں جب انجوگرانی اور پھر بائی پاس کرایا تھا۔ اور میں عیادت کے لئے گوجرانوالہ حاضر ہوا۔ تو بیماری کے باوجود اسی طرح محبت فرماتے رہے۔

سلسلہ سیفیہ پر ایک ایسا کڑا وقت گزرا کہ جب ہم نے مخالفت شروع کر دی۔ مگر اس مخالفتوں کے طوفان میں قبلہ مفتی صاحب ایک کوہ گراں کی طرح غیر متزلزل رہے۔ نہ صرف استقامت اختیار کئے رکھی۔ بلکہ مخالفین کے رد میں کتابیں بھی لکھیں۔ مزے کی بات آپ کو بتاؤں کہ بہت سی ایسی جگہیں تھیں کہ جب علماء کو قبلہ مفتی صاحب کے سیفی ہونے کا پتہ چلتا تو وہ کہتے کہ اگر قبلہ مفتی صاحب سیفی ہیں۔ تو ہمارے اعتراضات ختم۔ کیونکہ مفتی صاحب کسی غلط شخص کی اتباع نہیں کر سکتے۔ گویا کہ قبلہ مفتی صاحب کا سلسلہ سیفیہ سے وابستہ ہونا ہمارے بریلوی علماء کے لئے ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

پیر محمد کے ساتھ اختلاف کو ختم کرنے کے لئے اہلسنت والجماعت کا جرگہ قائم ہوا۔ جس کے چیئرمین میں حضرت شیخ الحدیث غلام علی اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ تھے۔ حضرت شیخ گل صاحب نے پشاور میں ایک اجتماعی میٹنگ بلائی جس میں جو دو فریق نے اپنے موقف کی وضاحت کرنا تھیں۔ وہاں جگر گوشہ مجدد عصر شیخ الحدیث مولانا حمید جان، حضور صاحبزادہ والا شان حیدری صاحب مبارک، راقم الحروف، قبلہ مفتی صاحب و دیگر احباب سلسلہ سیفیہ کی

طرف اور دوسری طرف سے پیر محمد اپنے احباب کے ساتھ موجود تھا۔

وہاں قبلہ مفتی صاحب نے ایک علمی و تحقیقی وضاحتی خطاب فرمایا تھا۔ بالآخر اس جرگہ کے احباب نے اس کو تسلیم کیا کہ ہدایۃ السالکین نامی کتاب میں چہ جائیکہ کوئی کفری عبارت ہو وہاں کوئی ایسی عبارت بھی نہیں کہ اسے گمراہانہ کہا جائے لیکن مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر دو طرف سے متنازعہ عبارات کو دوبارہ شائع نہ کیا جائے۔ سلسلہ سیفیہ آج بھی اس وعدہ پر قائم ہے۔ جبکہ دوسرے احباب خود دیکھ لیں۔

قبلہ مفتی صاحب کے استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا عبداللہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں بھی سلسلہ سیفیہ کے متعلق غلط فہمی پیدا کی گئی۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب راقم الحروف حضرت میاں صاحب مبارک وغیرہ مل کر قبلہ شیخ الحدیث کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مسئلہ کی وضاحت کی! زیادہ تر قبلہ مفتی صاحب ہی حضرت شیخ الحدیث کے سوالوں کے جواب دیتے رہے۔ آخر وہ فرمانے لگے کہ ٹھیک ہے میں اپنے فتویٰ سے رجوع کا اعلان کردوں گا تم مجھے تمام کتابیں فراہم کرو۔ بہر حال قبلہ مفتی صاحب کی ذات ستودہ صفات، ایک جامع شخصیت تھی اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر پیر محمد عابد حسین سیفی

☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جیسا کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ ''موت العالم موت العالم ''، یعنی عالِم کی موت کو عالَم کی موت کہا گیا، بلاشبہ گزشتہ چند سالوں میں جس طرح اہلسنت کے حلقہ علم و دانش کے بلند پایہ ستون ہمیں داغ مفارقت دے گئے جن میں استاذ العلماء مولانا غلام علی اوکاڑوی، استاذ العلماء شیخ الحدیث والقرآن مولانا عطا محمد بندیالوی، مولانا شاہ احمد نورانی، مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی علیہم الرحمۃ، جیسی عظیم ہستیاں شامل ہیں اور اب حال ہی میں اہلسنت اور خصوصاً سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے عظیم روحانی وعلمی فرزند شیخ الحدیث والتفسیر خلیفہ مجاز طرقِ اَربعہ مفتی غلام فرید ہزاروی محمدی سیفی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ اِرتحال ہمارے لئے کسی صدمے سے کم نہیں، بلکہ جس طرح ان سے قبل دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف سفر کر جانے والے مشاہیر کا خلا پر نہ ہو سکا۔ اسی طرح قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک سے پیدا ہونے والا خلا بھی شاید پر نہ ہو سکے گا۔

مفتی صاحب کا علمی کمال، وجاہت وپُر وقار شخصیت اور حق وصداقت کے اظہار کے وقت بے خوفی، شعبہ تدریس دین میں ان کی مستقل مزاجی، بہت ہی ملنسار طبیعت، سراپا محبت وخلوص، اور ان سب اوصاف سے بڑھ کر ان کی اپنے مرشد کریم سے محبت اور اظہار عجز ونیاز ہمارے لئے ان کی یہ خصوصیات مشعل راہ ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب قبلہ مفتی صاحب میرے والد گرامی حضرت شیخ العلماء میاں محمد سیفی حنفی دام ظلہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے تو میرے والد گرامی سے عرض گزار ہوئے کہ حضور والا مجھے

(۳۰) سال ہو گئے ہیں کہ میں سند حدیث پر فائز ہوں اور اللہ رب العزت کی عطا کردہ توفیق سے دین پڑھا رہا ہوں مگر آج تک اس انداز سے اللہ رب العزت کی خشیت و محبت میں میری آنکھ سے ایک آنسو بھی نہ چھلکا، مگر یہ آپ کے دامن رحمت سے وابستگی کا ہی ثمرہ ہے، کہ دل میں ایک ایسا درد پیدا ہو گیا ہے کہ ہمہ وقت آنسوؤں کی قطاریں آنکھوں سے رواں رہتی ہیں۔ ویسے تو ان کی اپنے مرشد کریم سے محبت کے جذبات کو الفاظ کا پیرہن بخشنا میرے لئے محال ہے۔ مگر ایک واقعہ مجھے یاد پڑتا ہے، کہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ میرے والد گرامی سے بیعت ہونے سے قبل داڑھی شریف پر سیاہ خضاب لگاتے تھے۔ اس سلسلے میں کچھ اہل علم حضرات ان سے مخالفت رکھتے تھے۔ مگر مفتی صاحب علیہ الرحمۃ دلیل کا جواب دلیل سے دیتے، اور ناقدین کو ازراہ مجبوری خاموشی اختیار کرنی پڑتی۔ لیکن جونہی نسبت باطنی میسر آئی تو داڑھی پر خضاب کی بجائے مہندی لگانے لگے۔ ایک مرتبہ سیدی و مرشدی وسیلتنا الی اللہ محبوب سبحاں مجدد ِ دوراں حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم القدسیہ سے ملاقات کے وقت جب حضرت صاحب مدظلہ نے دریافت کیا کہ مفتی صاحب آپ کے بارے میں سننے میں آ رہا ہے کہ آپ سیاہ خضاب اپنی داڑھی شریف پر لگاتے تھے اور اس سلسلے میں آپ کا کئی اہل علم لوگوں سے اختلاف بھی بہت مشہور ہے کیا وجہ ہے کہ آپ نے پہلے والی عادت ترک کر دی؟ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے عرض کی کہ حضور! میرا اس طرح پلٹنا کسی علمی دلیل کی وجہ سے نہیں، اور نہ ہی کوئی شخص دلیل کے روز پر مجھے زیر کر سکا۔ یہ تو فقط مرشدی و مولائی حضرت میاں محمد سیفی حنفی ظل مجدہ کی نظر کیمیا اثر کی بدولت ایسا ہوا ہے۔

دعا ہے کہ حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق اور

بزرگان دین و اولیاء امت کی طفیل اللہ رب العزت مفتی صاحب کی علمی، اخلاقی، روحانی، سماجی، مساعی کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے ہم کنار فرمائے اوران کے لواحقین کوصبر جمیل اور صاحبزادگان کوان کا صحیح جانشین بننے کی ارزاں توفیق سے نوازے۔ آمین بجاہ نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبزادہ محمد آصف سیفی حنفی خانقاہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور

****

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

گوجرانوالہ میں استاد العلماء مولانا غلام فرید ہزاروی علیہ رحمہ بھی یکم رجب المرجب بروز بدھ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

''انا للّٰہ و انا الیہ راجعون''

آپ جامعہ فاروقیہ رضویہ کے صدر مدرس تھے،فن تدریس کے علاوہ آپ فن تحریر میں بھی ماہر تھے اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ نے مولوی احسان الٰہی ظہیر وہابی کی رسوائے زمانہ کتاب ''البریلویت'' کے رد میں کتاب ''النجدیت'' شائع کی۔ جبکہ مشہور دیوبندی مصنف مولوی سرفراز گکھڑوی کی کتاب ''ازالۃ الریب'' کے رد میں دو جلدوں میں ''اثبات علم الغیب'' شائع فرمائی، اور پھر گکھڑوی کے جواب الجواب میں علم غیب کے موضوع پر تیسری جلد شائع کی، گکھڑوی کے اعتراضات وشبہات کا خوب رد کیا۔ نیز آپ نے گکھڑوی کی کتاب ''راہ سنت'' کے جواب میں ''مفتاح الجنت'' کے نام سے ۱۵۰۰ صفحات پر مشتمل کتاب تصنیف فرمائی افسوس کہ وہ آپ کی زندگی میں نہ

چھپ سکی، شاید اب کوئی اس کی طباعت واشاعت کا اہتمام کر سکے۔

نوٹ: جو لوگ بریلویت کی نسبت سے الرجک ہیں ان کے رد میں مولانا غلام فرید نے لکھا کہ بریلوی ہونا ایک نسبت ہے اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کی طرف۔ اور اس نسبت پر ہمیں فخر ہے جب اہل حق کا اہل باطل سے اختلاط کا خطرہ پیدا ہوا تو ضرورت پڑی کہ ایک ''فصل ممیز'' لگا کر اہل حق اہل سنت کو امتیاز دیا جائے اور اہل باطل سے جدا کیا جائے تاکہ عوام الناس کسی دھوکہ میں نہ پڑ جائیں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے بہترین ''فصل ممیز'' بریلوی ہے اور جسے سنی بریلوی کہا جاتا ہے تو اہل حق اصلی سنی، اصلی حنفی، اہل باطل نقلی سنی، نقلی حنفی سے ممتاز اور جدا ہو جاتے ہیں اور دھوکہ میں نہیں پڑتے۔ (کتاب النجدیت ص:۱۸۰)

حضرت علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان

(تاثر: ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ جلد ۳۶، شمارہ ۹)

* *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی محمدی سیفی ممبر پنجاب اسمبلی پاکستان آپ ایک عظیم مناظر قاطع شرک وبدعت اور عظیم شیخ طریقت تھے علمی دنیا میں آپ کے جانے سے بہت بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔ ان دو چار سالوں میں اہلسنت وجماعت کی بڑی بڑی شخصیات رخصت ہوگئیں ہیں۔

مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب راقم الحروف کے خاص احباب میں تھے انکی وفات پر دلی صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ

جگہ عطا فرمائے۔

علامہ مولانا محمد مقصود احمد چشتی قادری

صوبائی خطیب وخطیب جامع مسجد حضرت داتا گنج بخشؒ

****

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم

اہلسنت و جماعت کے لئے ایک عظیم سانحہ اور خلاء ہے۔ جس کا پر ہونا انتہائی مشکل ہے۔ موصوف بحمدہٖ تعالیٰ کثیر اوصاف کے مالک تھے۔ زندگی کا طویل حصہ خدمت دین اور مسلک اہل سنت کی اشاعت میں گزارا۔ مولائے کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ان کی خدمات کو شرف قبولیت عطاء فرما کر درجات کی بلندی کا ذریعہ بنائے۔ موت العالم موت العالم انہیں لوگوں پر صادق آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور ان کے صاحبزادے مولانا فیاض الرحمٰن کو ان کا صحیح جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

احقر العباد محمد معین الدین

خادم دارالعلوم نقشبندیہ شہر ڈسکہ

****

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حضرت مولانا کا انتقال اہلسنت کا بہت بڑا نقصان ہے۔ حضرت کا تقویٰ اور علم وفضل ایک مسلمہ حقیقت تھی۔ جس کا اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی اعتراف کیا اور حضرت کا ان لوگوں میں شمار تھا جن کے متعلق فرمان رسول ﷺ ہے۔ کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ باطل کے مقابلے میں حضرت کا ڈٹ جانا بالکل اس حدیث رسول کا مظہر ہونے کی دلیل ہے۔ اور حضرت کی مذہبی خدمات اس چیز کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور ملک و ملت کی خدمت کے حوالے سے بھی حضرت ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا منفرد مقام تھا۔ پوری زندگی قرآن وحدیث کی خدمت کی اور علم کے مطابق عمل، ان کی فضیلت پر گواہ ہے۔ بندہ دعا گو ہے، اللہ کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

سید شبیر حسین شاہ نقوی حسینی حافظ آباد

* *

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جناب شیخ الحدیث مولانا غلام فرید ہزاروی نہایت نیک اور عالی ظرف بزرگ تھے۔ ان کی دینی خدمات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھی جائیں گی۔ میں ان کو ہمیشہ بزرگ اور اپنا محسن سمجھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں بلند سے بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ان کا ایک ادنیٰ خادم

ملک اظہر محبوب

چیف انجینئر میونسل کارپوریشن گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موت ایک اٹل حقیقت ہے، جس کا انکار ممکن نہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے چلے جانے کے بعد چمن ویران ہو جاتا ہے، ان کا نعم البدل نہیں ہوتا اور دنیا سے رخصت ہونے کے باوجود دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔ علامۃ الدھر، محقق وقت، مفتی شہر، حضرت علامہ الحاج مفتی محمد فرید صاحب ہزاروی سعیدی سیفی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مسلک اہل سنت کی محافظت اور علم دین وفقہ کی تعلیم و تدریس میں ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی ذات بڑی باوقار اور پر شکوہ تھی۔ ان کے اخلاق اور کردار میں سورج کی کرنوں کی سی تابناکی، اور نگاہوں میں جلالت علمی کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ آپ ایک ایسے مدرس تھے کہ فن تدریس کو آپ پر فخر تھا۔ آپ صرف عالم ہی نہ تھے، بلکہ عالم گر تھے۔ ان سے ہزاروں تہی دامنوں نے علم و عرفان کے موتی سمیٹے۔ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی زندگی کا خلاصہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدت اولیاء کرام تھا۔ آج وہ ہم میں موجود تو نہیں مگر ان کی یادیں اور باتیں آج بھی دل و دماغ میں گردش کر رہی ہیں جہاں تک مہمان نوازی کا تک تعلق ہے وہ کسی مہمان کو گرم یا ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کے بغیر نہ جانے دیتے۔ دن بھر ان کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب صاحب رحمۃ اللہ علیہ علم وعمل کا منبع علم کامل اور عمل صالح کے جامع تھے۔ زندگی بھر اپ نے درس وتدریس کا دامن نہیں چھوڑا۔ سینکڑوں شاگرد علماء ان کی علمی عملی وجاہت کا ثبوت ہیں۔ اللہ رب العزت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان کی قبر انور پر اپنی خصوصی رحمتوں کا نزول فرمائیں اور سوگوار خاندان کو صبر اور حوصلہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائین اور مفتی صاحب علیہ

الرحمۃ کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق بخشیں۔ آمین ثم آمین۔

ابونعمان محمد حسین صدیقی کیلانی غفرلہ

مہتمم دارالعلوم نعمانیہ عالم چوک بائی پاس گوجرانوالہ وصدر جمعیت علماء پاکستان گوجرانوالہ

☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم مولانا غلام فرید ہزاروی صاحب ایک قابل احترام عالم دین تھے۔ بہت پیار کرنے والے بلا تعصب بات کرنے والے، دھیمہ مزاج رکھنے والے، ہر چھوٹے سے پیار کرنے والے، اور آپ دینی اور دنیاوی راہنمائی اس طرح فرماتے کہ آدمی اسی وقت ان کی باتوں پر عمل کرنے کو تیار ہو جاتا۔ ان کے کہے ہوئے کلمات اقوال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

جاوید اقبال احمد

ایگزیکٹو انجینئر تحصیل ایڈمنسٹریٹ گوجرانوالہ

☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا غلام فرید ہزاروی صاحب کی وفات ضلع گوجرانوالہ کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے جو کہ صدیوں میں بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ وہ امت مسلمہ کے اتحاد کے لئے ایک بے مثل شخصیت تھے۔ بے باک، بے لوث

اور انتہائی مدبر عالم دین تھے، بلاشبہ ایسی شخصیات صدیوں بعد ہی پیدا ہوتی ہیں۔ خدا ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین

سید اظہر حسین بخاری صدر تحریک اسلامی پاکستان

رانا بشارت علی جواد جنرل سیکرٹری ضلع گوجرانوالہ

راجہ عابد حسین منہاس صدر جعفریہ ویلفیئر گوجرانوالہ

☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کل نفس ذائقة الموت - اللہ رب العالمین خالق کائنات نے یہ عارضی زندگی آزمائش کے لئے عطا فرمائی ہے۔ وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ انسان کیا عمل کرتا ہے۔ ''**لیبلو کم ایکم احسن عملاً**'' موت کا وقت متعین ہے، نیک روحیں اپنا عارضی سفر مکمل کر کے علیین میں رحلت فرما ہو جاتیں ہیں۔ اللہ کے مقرب بندے اس کے ہاں جنّاتِ نعیم میں عزت و احترام کے ساتھ داخل کر دیئے جاتے ہیں۔ فرشتے ان کو سلامی کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ ایک عالم باعمل اور مجاہد تھے، انہوں نے اپنی زندگی دین حق کی دعوت و تعلیم اور ختمیٔ مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم سنت کو زندہ کرنے کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ وہ اپنی کامیاب زندگی گزار کر ہم سے رخصت ہو گئے ہیں۔ ہم سب کو بھی وہیں جانا ہے۔ اللہ رب العالمین حضرت مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے مالا مال فرمائے۔

خاکسار حافظ محمد ادریس صدر ایم ایم اے پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مفتی غلام فرید صاحب ہزاروی ایک نہایت مخلص مؤحد عالم دین اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تعصب کے غبار تک سے پاک تھے۔ جب بھی ملاقات ہوئی محبت مزید بڑھی۔ بڑے قدردان ذرہ نواز شخصیت تھے۔ ان کی ہردلعزیزی انؒ کے آخری سفر اور جنازے سے واضح اور اظہر من الشمس ہے۔ آپ کا بطور صوبائی ممبر اسمبلی پنجاب منتخب ہونا انہی خصوصیات کی وجہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ رحمتوں سے نوازے۔ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ اولاد کو بطور صدقہ جاریہ قبول فرمائے اور دین کے لئے منتخب فرمائے۔ والسلام

سید عبدالمالک شاہ امیر جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی مرحوم اتحاد امت اسلامیہ کے نقیب تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے مشن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبیدالرحمٰن مدنی فاضل مدنیہ یونیورسٹی

سیکرٹری متحدہ مجلس عمل ضلع گوجرانوالہ

****

بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حضرت مفتی غلام فرید صاحب ہزاروی مرحوم میرے ہمسایہ ہونے کے ناطے سے کافی عرصہ ایک ساتھ گزرا ہے۔ کبھی کسی قسم کی فرقہ واریت اختلاف نہیں ہوا، نہ ہی محاذ آرائی ہوئی۔ مسجد و مدرسہ ان کا صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے حسنات کو قبول فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

العبد شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث

حافظ محمد عمران عریف ابن شیخ الحدیث محمد عبداللہ جامعہ محمدیہ

ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر گوجرانوالہ

محمد فاروق عاصم ٹکٹ ہولڈر ایم ایم اے حلقہ پی پی 92 گوجرانوالہ

قاری محمد نعیم محمدی ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ

* *

بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد اللہ حضرت مفتی غلام فرید صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کم بیش ۳۰ سال سالہ رفاقت رہی۔ مولانا کو ہمیشہ جری، ہمدرد، دینی اور سیاسی معاملات میں پیش پیش پایا ہے۔ مولانا کا دار فانی سے دار آخرت کی طرف رخصت ہونا ہم سب کے لئے عظیم صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس پُر آشوب دور میں مولانا کے ساتھیوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

علی احمد جامی نائب صدر مجلس عمل ضلع گوجرانوالہ

* *

بسم اللہ الرَّحمنِ الرَّحیم

حضرت مفتی غلام فرید صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ انتہائی معتدل شخصیت کے حامل تھے جس کی وجہ سے تمام مکاتب فکر میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔قومی مسائل ہوں یا دینی ان کی شخصیت نے ہمیشہ مثبت کردار ادا کیا، جس کی وجہ سے ہمیں ہمیشہ حضرت ہزاروی صاحب کی راہنمائی میں مختلف تحریکوں میں حصہ لینے کا موقع ملا، اور کام میں حوصلہ افزائی کی۔ دعا ہے کہ مرحوم کو خداوند کریم جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔آمین ثم آمین

احقر محمد بابر رضوان باجوہ

جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

پریس سیکرٹری متحدہ مجلس عمل ضلع گوجرانوالہ

****

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

حضرت مفتی غلام فرید صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ایک جید عالم دین اور فقیہِ اسلام تھے۔انہوں نے پوری زندگی دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

عبید اللہ عبید

قائمقام امیر جماعت اسلامی ضلع گوجرانوالہ

****

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک جید عالم دین اور شیخ الحدیث گوجرانوالہ تھے۔ آپ کے انتقال سے گوجرانوالہ شہر ویران ہو گیا ہے۔ آپ کا جنازہ جب اٹھا تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ زمین رو رہی ہے اور آسمان پہ خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ ایک ولی کامل اس دنیا سے جارہا ہے۔ آپ علمائے اہلسنت کی پہچان تھے آپ کے جانے سے بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پر ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ آپ نہایت خلیق اور ملنسار تھے۔ ہمیشہ شفقت فرماتے تھے۔ بحثیت استاد آپ اپنی مثال آپ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے عقیدت مندوں اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مرقد پر رحمتوں کا نزول عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر حافظ محمد بشیر

خطیب جامع مسجد راجکوٹ

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ریاض الرحمٰن و فیاض الرحمٰن صاحب! ہمیں آپ کے محترم والد صاحب کی وفات پر نہایت افسوس اور دکھ ہے۔ اللہ ان کو جنت نصیب فرمائے۔ اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سعید احمد

ایکٹنگ سیکرٹری پنجاب اسمبلی

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجھے مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب کی وفات پر انتہائی دکھ ہوا ہے۔ اللہ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

میں اور میرا پورا خاندان اور دیگر اراکین دکھ کے اس موقع پر آپ کے ساتھ ہیں اور اللہ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس ناقابل تلافی اور نا پر ہونے والے خلاء کو برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سردار شوکت حسین مزاری

ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی

****

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر انتہائی دکھ ہوا۔ خدا ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور اللہ سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس ناقابل تلافی نقصان کو ہمت اور صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری محمد افضل ساہی

سپیکر پنجاب اسمبلی

****

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب ریاض الرحمٰن ہزاروی آپ کے محترم والد صاحب کی وفات پر انتہائی صدمہ اور دکھ ہوا (اللہ ان کو جنت عطا فرمائے) میری طرف سے تمام سوگوار خاندان کے لئے دعا ہے کہ اللہ ان کو اس عظیم سانحہ کو صبر اور ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میری طرف سے دلی دکھ اور ہمدردی قبول فرمائیں۔

قاضی حسین احمد

امیر جماعت اسلامی پاکستان منصورہ لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحاج علامہ شیخ الحدیث والتفسیر غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اہل سنت وجماعت کے لئے بالخصوص اور عالم اسلام کے لئے بالعموم ایک عظیم سانحہ ہے اور بہت بڑی علمی شخصیت کے فیضان سے محرومی کا سبب ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے انہیں اونچے درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خادم اہل سنت مولانا محمد غیاث الدین شکرگڑھ نارووال

مفتی محمد سعید نقشبندی لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

موت العالم موت العالم

جئیں تو ایسے جئیں اپنے بھی احترام کریں
مریں تو ایسے مریں بیگانے بھی سلام کریں

اخی المکرّم والمحترم حضرت شیخ الحدیث والقرآن علامہ مولانا الحاج مفتی محمد غلام فرید ہزاروی سعیدی سیفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات عالم اسلام کے لئے بالعموم اوران کے سوگوار خاندان کے لئے بالخصوص ایک عظیم سانحہ ہے جو صدیوں پر نہ ہونے والا خلا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادگان محمد ریاض الرحمٰن ہزاروی اور محمد فیاض الرحمٰن ہزاروی صاحبان کوان کا حقیقی جانشین بننے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے مرقد منورہ کو مرجع خلائق بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الموت قدح کل نفس شاربوھا
والقبر باب کل نفس داخلوھا

شمس الاسلام شمس نقشبندی برادر اصغر قبلہ مفتی صاحبؒ ابوالفتح والی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

****

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

شیخ الحدیث والتفسیر پیر طریقت مفتی غلام فرید صاحب ہزاروی سیفی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال دنیائے اہل سنت کے لئے عظیم سانحہ ہے اور موت العالم موت العالم کے مطابق ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

اب یقیناً ایک عالم باعمل، عظیم محقق اور حلیم الطبع الغرض صفات کثیرہ و

اوصاف جمیلہ کا بحر بے کنار تھے۔ آپ کا رحلت فرمانے سے گوجرانوالہ تو علمی لحاظ سے یتیم ہو گیا ہے۔ بہرحال اگر چہ اب یہ خلاء پر ہونا تو نہایت دشوار ہے مگر آپ کے ہزاروں شاگرد اور آپ کی تحریری، تقریری اور تدریسی خدمات رہتی دنیا تک زندہ جاوید رہیں گی۔ دعا ہے کہ اللہ کریم قبلہ ہزاروی صاحب کے درجات بلندترین فرمائیں۔ آمین

غلام مصطفیٰ جھنگ

****

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہے مرنا انہی کا مرنا ہے جینا انہی کا جینا
ایک بانکپن سے جینا ایک بانکپن مرنا

عظیم علمی، مذہبی، روحانی شخصیت قبلہ شیخ الحدیث علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب کا وصال یقیناً ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے ان کے عقیدت مندوں، مریدوں، شاگردوں، اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے مالامال فرمائے۔

خادم العلماء

ابومسعود سجاد حسین حنیف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ناچیز نے جب شعور کی دنیا میں قدم رکھا تو گوجرانوالہ میں علماء حق اہلسنت و جماعت کا دور دورہ تھا۔ میرا چونکہ خاندانی لحاظ سے ننھال اور آباء کی جانب سے روحانی اور علمی تعلق ہے۔ اس لحاظ سے میری والدہ ماجدہ کی تربیت

نے میرا ذہن مزید پختہ کیا۔ اور میں نے علماء کرام اور مشائخ عظام کی خدمت اور حاضری کو اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھا۔ جہاں تک گوجرانوالہ کے علماء حق اہلسنت و جماعت کا تعلق ہے۔ تو ہر پھول کا نیا رنگ، اپنا حسن اور اپنی خوشبو ہے، لیکن اس گلستان سنیت میں میں نے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی ممبر پنجاب اسمبلی کو علم وادب میں یکتا پایا۔ فتویٰ نویسی میں ان کا اپنا ایک منفرد مقام تھا۔ طلباء سے نہایت شفقت فرماتے۔ سادگی، سچائی، ایمان داری اور وفا عہد آپ کا خاصا تھا۔ مجھے حضور کی خدمت میں حاضری کے اکثر مواقع میسر آئے۔ میں نے ہر موڑ پر آپ کو مہربان اور پیار کرنے والا پایا۔ ممبر پنجاب اسمبلی کی حیثیت سے آپ کے سیاسی بیانات لکھنے اور انہیں پریس ریلیز کرنے کی ذمہ داری آپ نے ناچیز کو سونپی تھی۔ سیاسی طور پر آپ قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا مقتداء وسیاسی امام سمجھتے تھے اور آپ نے آخری وقت تک اس عہد کو پورا کیا۔ آپ کی کمی ہمیشہ یاد رہے گی۔ گوجرانوالہ میں بزم علماء اس وقت اس کمی کو پورا کرنے کے لئے علمی جدوجہد میں مصروف ہے۔ میری قلبی دعا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد فرید ہزاروی جو کہ میرے استاذ گرامی ہیں۔ آپ نے اس ناچیز کو جامعہ فاروقیہ رضویہ کی جانب سے درس نظامی کی سند بھی اپنے دستخطوں سے عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کا خلا پر کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور اہل خانہ بالخصوص آپ کے فرزندان حضرت صاحبزادہ ریاض فرید ہزاروی، صاحبزادہ فیاض فرید ہزاروی کو ان کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین

اب کہاں سے لائیں گے ایسا شفیق ومہرباں

روتے ہوئے جو چھوڑ کر چل دیا سوئے جناں

راقم: ابو یاسر اظہر حسین فاروقی

ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات جمعیت علمائے پاکستان (نورانی گروپ)

خطیب جامع مسجد حنفیہ رضویہ متصل دربار سائیں محمد بوٹا اے بلاک ماڈل ٹاؤن

****

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مفتی غلام فرید صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی دین متین کی خدمت میں گزاری ہے۔ مرحوم نہایت فہیم ذہین اور متین باذوق خوش اطوار، خوش اخلاق اور خوش لباس شخصیت کے مالک تھے۔

رب قدوس مرحوم کی تمام نیکیاں قبول فرمائے۔ ثم آمین

حمید انجم فیضی

****

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مولانا علامہ شیخ الحدیث مفکر اسلام پیر غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ملک پاکستان کے ممتاز عالم دین تھے۔ دور حاضر میں اسلاف کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ وہ بلند پایہ عالم دین سلجھے ہوئے سیاستدان اور خصوصاً جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہلسنت پاکستان کے عظیم راہنما تھے۔ وہ ہر دل عزیز انسان تھے۔ دینی میدان میں انہوں نے عدیم المثال خدمات سر

انجام دی ہیں۔ جنہیں کبھی بھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ قبلہ ہزاروی صاحب باعمل عالم دین اور سچ گو انسان تھے۔ سرزمین گوجرانوالہ میں ان کے پھیلائے ہوئے علم دین کی روشنی کے چراغ ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے۔

مولانا محمد اشرف مانگوی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان ضلع نارووال

مولانا محمد یعقوب رضوی خطیب مرکزی جامع مسجد شاہ جماعت نارووال

ڈویژنل امیر جماعت اہلسنت پاکستان گوجرانوالہ

حافظ محمد اکرم نقشبندی خطیب مرکزی جامع مسجد جڑ نارووال

امیر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان ضلع نارووال

قاری محمد تبسم بشیر اویسی مرکزی ناظم اعلیٰ تحریک اویسیہ پاکستان

☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شیخ الحدیث قبلہ مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے عظیم مذہبی اور روحانی شخصیت تھے۔ آپ کا وصال امت کے لئے بڑا نقصان ہے۔ قبلہ مفتی صاحب نے پوری زندگی عشق محبوب کی خیرات امت کو عطاء کی۔ اب یہ خلا پورا نہیں ہوسکتا۔ اللہ کریم آپ کے خاندان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

محمد شاہد جمیل اویسی گوہروی

جامع اویسیہ گوہریہ بونکن ضلع سیالکوٹ

☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علامہ مولانا غلام فرید صاحب ہزاروی ایم پی اے صاحب سے تقریباً 36 سال تعلقات رہے۔ اکثر و بیشتر ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ بالخصوص جامع مسجد عمر پرانا ڈسکہ میں بحیثیت خطیب خانیوال سے لانے کی سعی بھی فقیر کی تھی اور جامع مسجد عمر میں تقریباً آڑھائی سال بے شمار ملاقاتیں رہیں۔ آپ کے قول و فعل میں آقائے کون و مقام ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت صحابہؓ کرام کی نیازمندی اہل بیعت سے اظہار سے وفاؤں کے رشتے بڑھے ہوئے تھے۔ جانے طبیعت میں سادگی ارادے میں پختگی، گفتگو میں مصری کی مٹھاس کہاں تک تھی غیروں سے فولاد جیسا رویہ رہا۔ بکنا، جھکنا آپ کی جبلت میں نہ تھا۔

ہو حلقۂ یاراں تو ریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے موت

اللہ کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

حضرت پیر سید محمد کبیر علی شاہ سجادہ نشین چورا شریف

****

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا استاذی المکرّم مفتی اعظم پاکستان علامہ محمد غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور زانوئے تلمذ ٹیکنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پہلے دن سے لے کر آخری لمحہ دیدار تک حضرت کے چہرہ کی

زیارت کو شرف سمجھتا رہا اور باعث برکت اور باعث ثواب جانتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے محبوب کے تصدق میں بے شمار خوبیوں سے نوازا۔ (۱) طریقہ تدریس میں عشق وادب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت زیادہ خیال فرماتے۔ (۲) شاگردوں کو تدریس میں پڑھاتے وقت یہ ہی بات پیش نظر ہوتی کہ ان کو پڑھانا'' کہ یہ بہت اچھا استاد ہے۔ (۳) خدمت اور تواضع میں کسی قسم کی کمی نہ رہنے دیتے۔ (۴) فتویٰ تحریر کرنے میں کسی قسم کا التواء نہ فرماتے عام مفتیوں کی طرح، بلکہ جب بھی کوئی فتویٰ طلب کوتا تو فوراً کسی کتاب فقہی کو دیکھنے کے بغیر اسی وقت فتویٰ تحریر فرما دیتے، اور کوئی بھی معاوضہ نہ لیتے۔ اگر کوئی خدمت کرتا تو یہ اس کی محبت ہوتی۔ (۵) کئی دفعہ سفر پر آپ کی معیت میں جانے کا اتفاق ہوا۔ خدمت اور تواضع میں کسی قسم کی کمی نہ رہنے دیتے۔ (۶) ایسی قدآور شخصیت، صدیوں کے بعد جنم لیتی ہے۔

آپ نے اپنے شاگردوں کی اتنی تعداد چھوڑی ہے۔ جو کہ فوراً شمار میں لانا ناممکن ہے۔ خدائے تعالیٰ آپ کے درجات کی بلندی عطا فرمائے۔

نیازمند شاگرد

الحاج قاری غلام مصطفیٰ چشتی نظامی

بانی ومہتمم جامعہ کوثر العلوم للبنات الاسلام

☆☆

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا کئی مرتبہ شرف حاصل ہوا۔ آپ دین اور سیاست کے جداگانہ تصور کے خلاف تھے۔ بلکہ آپ دین کے ساتھ ساتھ سیاست کے بھی عالم تھے۔ آپ کی شخصیت کو دیکھ کر اکابرین اہلسنت کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین

محمد قاسم مصطفائی

صدر مصطفائی تحریک ضلع گوجرانوالہ

****

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

شیخ الحدیث مفتی غلام فرید صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال بلاشبہ اہلسنت و جماعت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ غالباً آپ جیسی شخصیات کے بارے میں ہی اقبال مرحوم نے کہا تھا ؎

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالہ حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

آپ کی شخصیت انہی اوصاف و کمالات کی جامع تھی۔ اللہ رب العزت لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اہلسنت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ ان کے بغیر شہر کے درودیوار سے گویا صدائیں بلند ہوتی ہیں کہ ؎

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے جہاں کو ویران کر گیا

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین

آصف صدیق

مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

****

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا ہزاروری صاحب کی موت پاکستان کے تمام اہل ایمان کے لئے اور طالبان علوم نبوت کے لئے بڑا سانحہ اور صدمہ ہے۔

علماء کرام کا رحلت فرمانا اہل دنیا کے لئے باعث امتحان ہوتا ہے۔ کیونکہ معاشرے کے اندر دنیا کی شمع ان ہی کی وجہ سے روشن ہوتی ہے۔ قانون فطرت کے سبب سب کو جانا ہے۔ خداوند کریم ان کو جنت اور اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سراج الحق امیر جماعت اسلامی صوبہ سرحد، سنئیر صوبائی وزیر و وزیر خزانہ صوبہ سرحد

****

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے مرحوم و مغفور مولانا ہزاروی کو بہت قریب سے دیکھا۔ اللہ والوں کی شان دعوت و تبلیغ کے اسلوب کی خوبصورت مثال، دین کی خدمت کافہ اور عوام کے دلوں پر راج کرنے والی شخصیت تھی۔ جبھی تو لوگوں نے ان کو مسجد کی امامت و خطابت کے ساتھ ساتھ اسمبلی میں اذان حق کے لئے بھی منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

اظہر اقبال

نائب امیر جماعت اسلامی پنجاب

****

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی غلام فرید صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بیک وقت مفسر قرآن، شیخ الحدیث، درس نظامی کے متجر عالم، مصنف، معاملہ فہم، دین رسول اللہ کے خادم، اہل سنت و جماعت کے ملجاو ماویٰ تھے۔ آپ نے مرکزی جماعت اہل سنت، جمعیت علماء پاکستان کے لئے جو خدمات سرانجام دیں ہیں ان کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ آپ نے اسمبلی میں بھی جا کر حق کی آواز کو بلند کیا، اور ہمیشہ ذاتی مفاد سے گریز کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے اعمال صالحہ کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

فقیر محمد یوسف سیالوی صدر جمعیت علماء پاکستان ضلع شیخوپورہ

وسیکرٹری جنرل متحدہ مجلس عمل ضلع شیخوپورہ

****

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

شیخ القرآن و شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب نے دین اور سیاست کے لئے بے مثال کام کیا۔ جمعیت علماء پاکستان کے پنجاب میں واحد ایم پی اے تھے۔ مسلک حق اہل سنت وجماعت کے دفاع

کے لئے بے شمار کام کیا۔ جب بھی مسلک کے خلاف بات ہوتی تو ننگی تلوار کی مانند ڈٹ جاتے۔ ان کی دینی خدمات مدتوں یاد رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور مفتی صاحب کے درجات میں بلندی عطاء فرمائے۔

محمد طاہر جاوید جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان ضلع شیخوپورہ

****

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاضل جلیل، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا غلام فرید ہزاروی سعیدی اسلاف کی روشن نشانی تھے۔ جن کے وجود سے عقیدے اور مسلک کو تقویت ملتی تھی۔ اور جن کے دم قدم سے اغیار کے سامنے قدم جما کر کھڑا ہونے کا حوصلہ پیدا ہوتا تھا مجھے اپنی یاداشت میں ان سے پہلی باقاعدہ مفصل ملاقات وہ یاد ہے جب میں اپنے والد گرامی غزالی دوراں رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ایک تعزیتی نشت میں گوجرانوالہ حاضر ہوا۔ حضرت مولانا غلام فرید ہزاروی اپنے علم وفضل سال وسن اور زہد وتقویٰ کے باوجود جس نیاز مندی کا مظاہرہ فرما رہے تھے۔ وہ آج بھی میرے دل پر نقش ہے۔ اس وقت انہوں نے تفصیل سے ذکر کیا تھا کہ حضرت غزالی دوراں سے ان کی نسبت، پھر محبت اور بیعت و شاگردی کے مراحل کیسے طے ہوئے تھے۔

وہ ایک نہایت وصف دار بزرگ تھے۔ اسی وصف داری کے باعث وہ ہماری ذات کو اپنے استاد ومرشد کی نسبت میں دیکھتے تھے۔ اور اسی حوالے سے اس عزت وتکریم سے نوازتے تھے جس کا ہم اپنے تئیں مستحق نہ تھے۔

ان کی اچانک رحلت ان کے خانوادے، اہل علاقہ کے علاوہ مسلک حقہ اہل سنت کے پیروکار ورفقاء کے لئے بہت بڑا سانحہ نقصان عظیم ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اوران کی اولادکوان کی امانتوں کا صحیح امین بنائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

سیدحامدسعیدکاظمی

☆☆☆

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

موت العالم موت العالم - استاذی المکرّم شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء مفتی محمد غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل اور یادگار سلف صالحین تھے۔ علم ونور کا یہ ماہتاب تمام تر تابانیوں کے ساتھ اس انداز سے دفن ہوا کہ زمین کی تہہ بھی روشن ہوگئی۔ آپ پیکر علم وادب تھے، آپ کی شخصیت متعدد اوصاف کا مجموعہ تھی۔ علمی، ادبی، مذہبی، سیاسی اور تبلیغی کام آپ کی زندگی کے اہم شعبہ جات تھے۔ جن لوگوں نے آپ کے جنازے میں شرکت کی انہوں نے تو کیا چشم فلک نے بھی یہ نظارہ دیکھا کہ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر سسکیوں اور آہوں میں بدلہ ہوا تھا۔ ہر آنے والا آپ کے چہرے کی شگفتگی اور پرکشش جاذبیت اور اخلاق عالیہ سے متاثر ہوتا۔ آپ اپنی سادگی کے باوجود عقیدہ کی پختگی میں بے مثال ثابت ہوئے ہیں۔ آپ ایک سچے عاشق رسول اور غیرت مند سنی محقق عالم تھے۔ اللہ آپ کے صاحبزادگان کو ایسا ہی مذہبی جنون عطا فرمائے، اور قبلہ مفتی صاحب کے مزار کو مرجع خلائق بنائے۔

مرگ مومن چیست ہجرت سوئے دوست

ترک عالم اختیار کوئے دوست

نیازمند حافظ امجد علی فریدی چشتی

جامع مسجد انوار فرید، مدرسہ فریدیہ تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ

****

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدوم اہلسنت استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ قدآور عالم دین تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں تقریباً 5 سال گزارے ہیں۔ اور بہت قریب سے آپ کو دیکھا جو آپ کے احسانات مجھ ناچیز پر ہیں میں تادم حیات ان کا صلہ نہیں دے سکتا۔ شفقت اور رحم دلی میں آج تک میں نے ان کا ثانی نہیں دیکھا۔ میری خاطر دکان سے ادھار سامان خوانگی لے کر خفیہ طور پر میرے بچوں کی پرورش کے لئے آپ نے کئی مرتبہ میری مدد فرمائی، اور بعد میں خود وہ قرض اتارتے۔ بندہ کو آپ کے آخری غسل کی دو مرتبہ سعادت بھی نصیب ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی طرح ہر کسی سے مہربانی اور شفقت سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد عتیق الرحمٰن ہزاروی

گن مین جامع مسجد دارے والی گوجرانوالہ

****

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیم

حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث استاذ العلماء مفتی غلام فرید ہزاروی محمدی سیفی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ایک بلند پایہ عالم دین، بے مثل صوفی اعلی درجے کے مدرس اور فتویٰ نویسی میں ایک خاص ملکہ والی شخصیت کے حامل تھے۔ اس چمن میں ایک واقعہ میرے ذہن میں آ رہا ہے کہ ایک مرتبہ سلسلہ عالیہ سیفیہ سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان ایک مسئلے میں مفتی صاحب کے ہاں حاضر خدمت ہوا۔ مسئلہ یہ تھا کہ ایک جواں سال مفتی صاحب نے یہ فتویٰ جاری کیا کہ عمامہ باندھتے ہوئے اگر ٹوپی ننگی رہ جائے تو یہ مکروہ تحریمی ہے۔ اس حالت میں پڑھی جانے والی نماز بھی مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہوتی۔ اس تحریر کے آخر میں ان مفتی صاحب کے دستخط ثبت تھے۔

مفتی صاحب نے تحریر پڑھتے ہی اسی کاغذ کے دوسری جانب جواباً فتویٰ تحریر فرمایا کہ کی کراہت حکم شرعی ہے جس کا ثبوت دلیل خاص کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ علامہ شامی نے شامی شریف میں متعدد مقامات پر لکھا ہے کہ کراہت حکم شرعی ہے۔ ''**لایثبت الا بدلیل الخاص** '' اور دلیل خاص لانا ناممکن ہے اور یہ مدعی کی ذمہ داری ہے کہ دلیل شرعی قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور قیاس ہے جو متن میں سے کسی سے ماخوذ اور مستنبط ہو۔ مدعی کی ذمہ داری ہے کہ امام طحاوی کے مذکورہ قول کو قرآن، حدیث صحیح یا اجماع امت سے ثابت کرے ''**وھو لا یمکن** '' نمبر۲ والی عبارت منقولہ میں ''**وسطھا**'' میں ھا ضمیر کا مرجع ٹوپی ہے یا سر ہے؟ ''**لانہ فعل مالا یفعل** '' سے مشاہدہ کے خلاف ہے۔ جہلا تو سر پر ٹوپی رکھے بغیر عمامہ باندھتے ہیں اور سر کو خالی رکھتے ہے۔

اب بھی بعض دیہاتی علاقوں میں چوہدریوں کی عادت ہے۔ فتاویٰ امجدیہ جلد ثانی میں علامہ عبداللطیف صاحب کی صراحت بھی یہی ہے۔ بہرحال یہ مسئلہ ایسا نہیں کہ اس میں الجھ کر انتشار پیدا کیا جائے۔ (غلام فرید ہزاروی)

یہ تھا مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فتویٰ جو آپ نے اسی وقت عطا فرمایا۔ اس سے آپ کی علمی بصیرت اور شان فقاہت کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ رب العزت کے حضور دعا ہے کہ اللہ اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ و التسلیم کے تصدق آپ کے آخروی درجات کو بلند سے بلند فرمائے اور آپ کے لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت مولانا مفتی محمد بشیر محمدی سیفی گجرات

☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈھونڈو گے ہمیں بستی بستی

ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

بلاشبہ مفتی غلام فرید ہزاروی علیہ الرحمۃ کارگہ حیات میں ملنے والی ان نادرو نایاب ہستیوں میں سے ایک تھے۔ جو بظاہر آج ہم میں نہیں۔ مگر ان کی خدمات اور کارہائے نمایاں جو انہوں نے مسلک کی محبت اہلسنت کی ترویج واشاعت کے لئے انجام دیئے۔ آج وہ اپنے ان کاموں کی یادوں کی صورت اور اپنے ہاتھ سے تیار کردہ مجاہدین دین کی صورت زندہ و جاوید ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول مبارک ہے کہ انسان کو اپنی زندگی سے کم از کم سو سال بعد تک جینا چاہیے۔ الحمد اللہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی دین و مسلک کے لئے

دن رات کی جانے والی مشقت اور محنت اس کا یہ ثمر ہے کہ آپ کی حیات سو سال تو کیا۔ ابد الآباد تک انمٹ نقوش کی طرح زندہ و جاوید ہے۔

جب آپ حج بیت اللہ شریف کی غرض سے حجاز مقدس کو عازم سفر ہوئے تو وہاں مدینہ طیبہ میں جب پولیس نے آپ کے ساتھ وفد کو نوٹ کیا کہ یہ لوگ علیحدہ جماعت کرواتے ہیں تو انہوں نے سب لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ مفتی صاحب نے ان سے عربی زبان میں اپنا مؤقف پیش کرنا چاہا تو انہوں نے اپنے نجدی مفتی کو بلایا تقریباً دو گھنٹے عربی میں مسلسل گفتگو کے بعد ان کو مجبوراً علم کے اس کوہ گراں کے سامنے سر تسلیم کو خم کرنا پڑا۔ اور یوں سب لوگ جو مفتی صاحب کے ہمراہ تھے۔ جتنے دن حجاز مقدس میں رہے اپنی علیحدہ جماعت کرواتے رہے۔

ایک مرتبہ محفل نعت کی ایک سٹیج پر ایک جاہل نعت خواں حمد باری تعالیٰ بیان کر رہا تھا (مگر یہ حمد کی بجائے لغویات پر مبنی گیت تھا) بڑے بڑے اکابر اس سٹیج پر موجود تھے اور قبلہ مفتی صاحب بھی موجود تھے۔ مگر آپ کی فقیہانہ اور عالمانہ طبیعت پر اس کی یہ باتیں ناگوار گزریں۔ آپ اسی وقت مائک پر گئے۔ اس نعت خواں سے مائک چھین کر اس کی شاعری کے جواب میں اپنا عقیدہ بیان کیا۔ حمد کے اشعار کچھ یوں تھے۔

مسجد میں بازار میں اللہ

باہر اللہ گھر میں اللہ   شہر میں اور نگر میں اللہ

اندر اللہ باہر اللہ   یعنی کل سنسار میں اللہ

عاشق دیکھے یار میں اللہ، مومن کی تلوار میں اللہ، عشق میں اللہ پیار میں اللہ

آپ نے جلال و غضب کے عالم میں اس بے علم کی ایسی درگت بنائی

کہ اسے جرأت نہ ہوئی کہ دوبارہ وہاں ٹھہر سکے۔ صداقت کے اظہار کے وقت ایسے بے باک انداز میں اظہار فرماتے کہ کسی کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوتی۔ میرے یہ مختصر سے الفاظ قبلہ مفتی صاحب کی جمیع عادات و خصائل کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

اک شخص جزیرہ رازوں کا، اور ہم سب اس میں رہتے ہیں
اک گھر ہے اسکی یادوں کا، اور ہم سب اس میں رہتے ہیں

قاری محمد شیر محمدی سیفی واں بھچراں ضلع میانوالی

****

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث والتفسیر مفتی غلام فرید ہزاروی محمدی سیفی قدس سرہ جن کا شمار ملک پاکستان کی چند گنی چنی علمی شخصیات میں ہوتا ہے پچھلے دنوں داعی اجل کو لبیک کہ گئے۔ (اناللہ وان الیہ راجعون)

حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قرب قیامت کی بہت سی نشانیاں اپنی محبوب امت کو عطا فرمائیں۔ وہیں پر قرب قیامت کی ایک علامت علم کا اٹھ جانا بھی ہے۔ اگر وہ ہم اپنے اطراف واکناف پر غور کریں تو ہمیں بڑی بڑی ضخیم کتابوں سے مزین اعلیٰ وارفع لائبریریاں نظر آئیں گی۔ علم کتابوں میں نہیں بلکہ معلم کے سینے میں ہوا کرتا ہے۔ آج کتابیں تو بہت ہیں۔ مگر معلم کم ہوتے جارہے ہیں یہی قرب قیامت کی نشانی ہے۔ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ جہاں ایک بے مثال فقیہہ تھے۔ اس پر ایک باکمال صوفی تھے۔ جس طرح انہوں نے علم ظاہر حاصل کیا اسے عوام

الناس تک بقدر توفیق پہنچایا اسی طرح انہوں نے علم باطن بھی حاصل کیا اور امام مالک علیہ الرحمۃ کے اس قول مبارکہ کی عملی تفسیر بن کر سامنے آئے کہ

''من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق. من تصوف ولم يتفقه فقد تذندق. من جمع بينهما فقد تحقق''

اور جس طرح علم ظاہر کے اساتذہ کا ادب و احترام کیا کہ اس ضمن میں ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمہ اللہ علیہ نے جب لاہور میں نیا نیا ادارہ قائم کیا تو کچھ لوگ عالیشان بلڈنگ اور وضعدار معلم کی بجائے ٹاٹ، چھپر اور چیتھڑوں میں ملبوس معلم کو دیکھ کر اور بعض نادان لوگوں کی مخالفت کو دیکھ کر چھوڑ گئے، مگر ہم چند لوگ ڈٹے رہے نتیجہ'' منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ اس طرح علم باطن کے استاذ کا احترام اسقدر کیا کہ ان کے علم باطن کے استاذ ان کے ہادی ان کے مرشد ان سے خوش ہو گئے یہی وجہ ہے کہ ان کے وصال کے موقع پر ان کے مرشد گرامی (حضرت میاں محمد سیفی حنفی) نے فرمایا کہ مفتی غلام فرید ہزاروی ''میرا دل دا جانی مریدسی'' جس طرح علم ظاہر کے استاذ کی خدمت اور خوشنودی دنیاوی نتیجہ پر منتج ہوئی اسی طرح علم باطن کے استاذ کی خوشنودی ان کے اخروی درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس اپنے حبیب کریم علیہ السلام نے طفیل ان کے مرقد پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

سید افضال حسین شاہ محمدی سیفی ریحانوالہ

****

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استاذ العلماء حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی علیہ رحمۃ جن کا پچھلے دنوں رضائے الٰہی سے وصال ہو گیا۔

ان کی زندگی ایک جُہدِ مسلسل سے تعبیر کی جا سکتی ہے۔ آپ امام اہلسنت الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ اور جمعیت علمائے پاکستان کے اہم ذمہ دار اور کارکن ہونے کی حیثیت سے ہمہ وقت اپنے آپ کو اپنے قائد کے حکم کا منتظر رکھا۔ اور تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کئی تحریکوں میں اپنے بے مثل قائد کے ساتھ شانہ بشانہ صف اول میں شریک رہے۔ ان مصروفیات کے علاوہ شعبہ درس نظامی کی تدریس کو بھی کسی موڑ پر تعطل کا شکار نہ ہونے دیا، بلکہ تمام تر مصروفیات کو ثانوی حیثیت پر رکھ کر، دین مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت و ترویج اور تدریس کو تمام تر عزائم سے مقدم رکھا یہی وجہ ہے کہ آج ملک پاکستان کے نامور علماء و خطباء قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد نظر آتے ہیں۔ آپ کی اس جدوجہد کا ثمر ہے کہ آپ کے جنازہ پر لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ جس وقت آپ قطب دوراں مخدوم المشائخ شیخ العلماء حضرت الحاج میاں محمد سیفی حنفی دام ظلہ کے مرید ہوئے اس وقت کے حالات بہت کٹھن تھے۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اس مشکل وقت میں کہ جب سلسلہ عالیہ پر ہر طرف سے مخالفت اور نفرت کی تند و تیز آندھیوں کا حملہ تھا۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت صبر و استقامت کا ثبوت دیا، اور اپنی علمی بصیرت اور فقیہانہ شوکت کو کام میں لا کر اپنے مرشد کریم اور سلسلے کا بھرپور تحفظ کیا۔ اس ضمن میں انہوں نے بہت کتابیں لکھیں۔ جلسوں میں تقریریں کیں۔ اس طرح معترضین کا منہ

ایسا بند ہوا کہ کسی کو اس مبارک سلسلہ پر انگلی اٹھانے کی جرأت نہ رہی۔ آج الحمد اللہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کے مشائخ کی برکت سے ہر طرف شریعت و سنت کی بہار اور عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی جماعت جو بڑی تیزی سے پروان چڑھ رہی ہے۔ بلا شبہ اس کی بنیادوں میں مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی کاوشیں اور محنتیں اور خلوص بھی شامل ہے۔ اور یہی چیز ہر چیز سے بڑھ کر ان کے لئے ذریعہ نجات اور بلند درجات اور صدقہ عظیمہ جاریہ ہے۔

اللہ عز وجل کے حضور دعا ہے کہ اپنے حبیب کریم کے طفیل وہ کریم ذات مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر نصیب فرمائے۔ آمین

صوفی مطلوب احمد محمدی سیفی ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی لاہور

* *

بسم اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم

یوں تو دنیا میں ان گنت لوگ آئے، آکر چلے گئے۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ چلے جانے کے بعد کسی کو پتہ تک نہیں ہوتا کہ کون تھا کون نہ تھا، کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ چلے جانے کے بعد صرف گاؤں اور بستی والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں شخص چلا گیا۔ مگر اسی دنیا میں کچھ شخصیات بھی ہوتی ہیں کہ ان کے چلے جانے سے پورا جہاں آنسو بہاتا ہے اور یہ وہ شخصیات ہوتی ہیں جنہوں نے علم دین کو گلے لگایا ہوتا ہے، ان کا اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، العزض ہر ہر لمحہ، ہر ہر گھڑی، علم دین اور شریعت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے۔ ایسی ہی شخصیات کے متعلق فرمایا گیا کہ "موت العالم موت العالم"

عالم کی موت عالم کی موت ہے۔اور کیوں نہ ہو کہ عالم دین کے پاس ایسا انمول خزانہ ہوتا ہے کہ خرچ کرتا رہے مگر ختم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا رہتا ہے۔اس کے پاس ایسا چراغ ہوتا ہے جس کی روشنی میں ہر بھٹکتا، ہر گمراہ اپنی منزل مقصود کی راہ پالیتا ہے۔

انہی علماء میں ایک شخصیت، مینارۂ نور، درخشندہ ستارہ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی نوراللہ مرقدہ ہیں۔ جنہوں نے ساری زندگی قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گزاری۔آپ کا ہر قول اور ہر فعل دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا، دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ اللہ جل شانہ نے آپ کو حسن سیرت کے ساتھ ساتھ ایسی حسین صورت بھی عطا فرمائی تھی جسے دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا اور یہی اللہ کے ولی کی نشانی ہوتی ہے کہ جس صورت میں خدا کے نور کے جلوے نظر آئیں۔العزض اللہ جل شانہ نے آپ کو بے شمار صلاحیتوں سے نوازا تھا۔اگر آپ کو سورج کے ساتھ تشبیہ دی جائے صحیح نہیں کیونکہ سورج تو اس وقت تک فیض رساں ہوتا ہے جب تک افق پر موجود رہتا ہے، غروب ہونے پر کسی کو اس کا فائدہ نہیں ہوتا مگر آپ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی اپنے پیچھے چھوڑے ہوئے علماء، طلباء اور مدراس کی صورت میں عالم کو فیض پہنچا رہے ہیں اگر آپ کو سایہ دار درخت سے تشبیہ دی جائے تو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ درخت تو اس وقت تک سایہ فراہم کرتا ہے۔جب تک زمین پر اس کا وجود ہے مگر آپ دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد بھی اپنے پیچھے چھوڑے ہوئے علماء اور طلباء کی صورت میں باطل فرقوں کی گرمائش سے بچنے کے لئے سایہ دار درخت کی مانند فیض بانٹ رہے ہیں۔آپ نے ایسے گلشن کھلا دئے ہیں اور ایسی ایسی خوشبوئیں بکھیر دی ہیں جو کبھی ختم نہ ہوں۔

آتی ہی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو
گلشن تیری یادوں کا مہکتا رہے گا

جب ایسی شخصیات دنیا سے جاتی ہیں تو پورا عالم اپنے آپ کو محروم سمجھتا ہے اور ہر کوئی اداس ہی اداس نظر آتا ہے اور ہر کسی کی زبان پر یہی ہوتا ہے کہ:

ویراں ہے میکدہ خم وساغر اداس ہیں
تم کیا گئے روٹھ گئے دن بہار کے

غلام مجتبیٰ غفوری جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

****

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خلوص ولطف وتکلم پہ جس کے پیار آئے
اسے بھی کل قبر میں ہم اتار آئے
بیاں کرے تو جذبات میں نکھار آئے
قلم چلائے تو عقائد میں بہار آئے

۱۸- اگست ۲۰۰۴ء کا سورج اپنی پوری آب وتاب سے طلوع ہوا لیکن کیا خبر کہ آج طلوع ہونے والا یہ سورج اپنے اندر ایک ماہتاب کے غروب کا پیغام لے کر طلوع ہوا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان علم کا یہ ماہتاب ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا قبلہ مفتی غلام فرید ہزاروی نوراللہ مرقدہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۸- اگست ۲۰۰۴ء کو اسلامیہ کالج کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں علماء اہلسنت، مشائخ عظام اور عوام اہلسنت کا عظیم اجتماع جنازہ میں شریک تھا یہ عظیم اجتماع اس بات پر شاہد تھا کہ

جنگل میں اس طرح سے اداسی کبھی نہ تھی
اے کارواں ٹھہر کوئی ساتھی بچھڑ گیا ہے

ہر آنکھ پرنم تھی۔ قبلہ مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ پوری سنیت کو داغ مفارقت دے کر رخصت ہو گئے۔ پوری سنیت آپ کے وصال پر ماتم کناں تھی اور زبان حال سے پکار رہی تھی کہ

یوں تو سبھی رہتے ہیں موت کے منتظر
اچانک تیری موت نے سب کو رلا دیا

حضور قبلہ محسن اہلسنت مفتی غلام فرید ہزاروی نور اللہ مرقدہ کا انتقال پوری سنیت کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے، اور آپ کے انتقال سے سنیت میں پیدا ہونے والا خلا کبھی پر نہیں ہوگا۔ موت و زندگی کے اس فلسفے کو عربی شاعر احمد شوقی نے خوب بیان کیا، فرماتے ہیں:

الناس صنفان موتی فی حیاتہم
والآخرون ببطن الارض احیآء

جبکہ صوفی شاعر وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت سے یوں پردہ اٹھایا ہے کہ

وارث شاہ اوہ سدا ہی جیوندے نیں
جنا کیتیاں نیک کمائیاں نیں

قبلہ مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ کی ساری زندگی ریاضت و عبادت

عشق و مستی، تدریس و تالیف، تبلیغ و تحقیق، محبت و کاوشی سے عبارت تھی۔ قبلہ مفتی غلام فرید ہزاروی نور اللہ مرقدہ کی شخصیت بلاشبہ ہمہ جہت موصوف شخصیت تھی چاہے تدریس کا میدان ہو، چاہے خطابت کا میدان ہو، چاہے سیاست کا میدان ہو، چاہے تالیف کا میدان ہو، چاہے تبلیغ کا میدان ہو، چاہے تحقیق کا میدان ہو، چاہے بندگی و ریاضت کا میدان ہو۔ الغرض کسی بھی میدان مین قبلہ مفتی صاحب کا ثانی نظر نہیں آتا۔ بلاشبہ قبلہ مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ انہی بزرگوں میں سے تھے جن کے بارے میں قلندرِ لاہوری نے فرمایا تھا کہ

نہ سکولوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

سنیت کی غیرت کو جب کبھی بھی للکارا گیا تو قلبہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ باطل قوتوں کے سامنے ننگی تلوار کے مانند ثابت ہوئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر حملہ ہوا تو قبلہ مفتی صاحب نے ''اثبات علم الغیب'' کی شکل میں دو لاجواب جلدیں لکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ثابت کیا۔ جب کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کے متعلق کچھ کہا تو آپ نے ''عدم ظل مصطفیٰؐ'' لکھ ڈالی جس سے معترض انگشت بدنداں رہ گئے۔ جب امام اہلسنت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پر کسی نجدی نے کوئی تنقید کی تو ''النجدیت'' لکھ کر دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکارہ کر دیا۔ بلاشبہ

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

کا مصداق قبلہ مفتی صاحب کی ذات تھی آپ نے فقط خانقاہوں پہ اکتفاء نہیں کیا، فقط خانقاہوں کو اپنا مسکن و جائے پناہ نہیں بنایا بلکہ آپ میدان عمل میں

اترے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور دین اسلام کی سر بلندی کے لئے اپنے آرام کو پس پشت ڈال کر خدمت اسلام کے لئے، تحفظ ناموس رسالت کے لئے کوشاں رہے ہیں۔ قبلہ مفتی صاحب سچے عاشق رسول تھے تبھی تو آج سنیت زبان حال سے پکار رہی ہے کہ

اِک آفتاب نور تھا وہ چلا گیا
عشق میں چور تھا وہ بھی چلا گیا

اور قلندرِ لاہوری کے اس شعر

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست

کا آپ عملی نمونہ تھے۔ راقم الحروف (بندۂ ناچیز) کو اگر چہ قبلہ مفتی صاحب کے بہت قریب نہ رہا یا ان کے ساتھ کوئی زیادہ سفر کرنے کا موقع نہیں ملا تا، ہم اتنا اعزاز بہر کیف حاصل ہے کہ جب بھی جامع فاروقیہ رضویہ میں ان کے پاس حاضری دینے کا اتفاق ہوا تو آپ ہمیشہ بڑی محبت، شفقت اور خندہ پیشانی سے پیش آئے ہیں۔ قبلہ مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ وہ بہار تھے جسے دیکھتے ہی چہرے پہ ہریالی آ جاتی تھی۔ یا اسفا! اب وہ بہار ختم ہوگئی۔ کیا ہی خوب کسی شاعر نے کہا ۔

حیف کہ در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم کہ بہار آخر شد

تصوت میں قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بلند مقام پر فائز تھے۔

بلاشبہ! گفتہ او گفتہ اللہ بود
گر چہ از حلقوم عبداللہ بود

کا مصداق آپ کی ذات تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے مشن کو جاری رکھنے کی

توفیق عطا فرمایا۔

شہباز احمد فریدی جامعہ نظامیہ رضویہ گوجرانوالہ

****

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

کل نفس ذائقه الموت

حضرت علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ علم نور کا وہ چراغ تھے جو ہزاروں چراغوں کو اپنی ضیاء سے روشن کر کے چل بسے۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بے شک ان عظیم لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں علامہ اقبال نے فرمایا کہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اور آپ نے پوری زندگی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں بلند کرتے گزاردی۔ آپ کا ساری زندگی یہی درس رہا کہ:

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے

دہر میں اسم محمد سے اجالا کردے

بندہ کو اگرچہ قبلہ مفتی صاحب سے ملاقات کرنے کا اتفاق نہیں ہوا، البتہ قبلہ مفتی صاحب کے عظیم کارناموں سے جو انہوں نے مسلک حق کے لئے سرانجام دیئے اس سے بندہ بخوبی واقف ہے۔ بے شک قبلہ مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بدمذہب لوگوں کے سامنے ایک، چٹان کی مانند تھے جب

کسی بد مذہب نے مسلک اہلسنت پر کسی قسم کی کوئی تنقید کی تو قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دشمن کو منہ توڑ جواب دیا۔ ہر میدان میں دشمن کی سازش کو آپ نے ناکام کیا اور مسلک اہلنست کا علم بلند کیا ہے۔ بے شک قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے عظیم بزرگوں میں سے تھے۔ اب ان حالات میں کہ مولانا امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم پاکستان مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے چلے جانے کے بعد قبلہ مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا پوری سنیت کو داغ مفارقت دے کر رخصت ہو جانا بہت بڑا سانحہ ہے اور سنیت ایک اور عظیم لیڈر سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

مولانا حافظ عبدالرحیم ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

استاذی المکرّم شیخ الحدیث والتفسیر عالم باعمل یادگار سلف صالحین حضرت علامہ غلام فرید ہزاروی سعیدی سیفی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸ اگست ۲۰۰۴ء بروز بدھ پانچ بجے شام اس دار فانی سے انتقال فرما گئے۔ ۱۹ اگست ۲۰۰۴ء بروز جمعرات آپ کو ہزاروں شاگردوں اور عقیدت مندوں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ علم ونور کا یہ مہتاب تمام تر تابانیوں کے ساتھ اس انداز سے دفن ہوا کہ تہ زمین بھی روشن ہوگئی۔ میرے یہ چند حروف صرف شاگرد ہونے کے ناطے سے نہیں بلکہ ان سے دلی وابستگی، محبت اور عقیدت کے اظہار کے لئے ہیں۔ جن لوگوں نے اس پیکر علم و ادب حضرت مولانا غلام فرید

ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں شرکت کی انہوں نے تو کیا چشم فلک نے بھی یہ نظارہ دیکھا کہ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر سسکیوں اور آہوں میں بدلا ہوا تھا۔ آپ کی شخصیت متعدد اوصاف کا مجموعہ تھی۔ علمی وادبی مذہبی و سیاسی اور تبلیغ دین آپ کی زندگی کے اہم شعبہ جات ہیں۔ جو شخص بھی آپ سے ملتا آپ کے اخلاق سے بہت متاثر ہوتا۔ آپ کا چہرہ مبارک پر نور، پر کشش اور جاذب نظر تھا۔ ان کی نظر میں ہر چھوٹا، بڑا برابر تھا۔ ان کی محبت وشفقت ہر ایک کے لئے یکساں تھی۔ مسکرا کر بات کرنا، متین لہجہ سے بات سننا، کسی بات پر اختلاف رائے کا جواب بڑے تحمل سے دینا آپ ہی کا حصہ تھا۔

عقیدہ کی پختگی: آپ ایک غیرت مند عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنی عالم دین تھے جس نے ذرا سی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اس کو اسی وقت ٹوکا، چاہے دشمن اپنے ہی اسٹیج پر بیٹھا ہوتا۔

آپ کی تصانیف: (۱) اثبات علم الغیب دو جلدوں میں جو آپ نے نقاب پوش درویش مولوی سرفراز صفدر گکھڑوی دیوبندی کی کتاب ازالۃ الریب کا مکمل دانداں شکن جواب ہے، تصنیف فرمائی ہے۔ (۲) صداقت میلاد بجواب حقیقت میلاد (۳) حاضر و ناظر اور علم غیب ملا علی قاری کی نظر میں

آپ کی ولادت: ۵ شعبان ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو موضع جھاڑ تربیلا ہزارہ میں حضرت مولانا عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں ہوئی۔ آپ علم وادب نور نگہت والی زندگی کے ۶۷ سال گزار کر اس دنیا فانی سے کوچ فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرگ مومن چیست ہجرت سوئے دوست
ترک عالم اختیار کوئے دوست (اقبال)

نیازمند: حافظ امجد علی فریدی چشتی

جامعہ مسجد انوار فرید و مدرسہ فریدیہ تلونڈی موسیٰ خاں گوجرانوالہ

****

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک جید عالم دین تھے اور آپ نے اپنی تمام زندگی بچپن سے لے کر بڑھاپے تک ساری زندگی خدمت دین میں وقف کر رکھی تھی۔ آپ ایک عظیم مفکر، مفسر، محدث محقق تھے یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک علماء نے آپ کے سامنے زانوائے تلمذ تہہ کیا اور بڑے بڑے شیخ الحدیث اور شیخ القرآن آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ نے خدمت دین کے ساتھ ساتھ سیاسی میدان میں بھی اپنا لوہا منوایا۔ سیاست میں آنے کے باجود آپ نے دینی مصروفیات سے روگردانی نہ فرمائی۔ آپ نے اپنی عمر نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے لئے وقف کر رکھی تھی اور قائد ملت اسلامیہ امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ عیہ کے شانہ بشانہ مصروف عمل رہے۔ قبلہ مفتی صاحب کی ذات جملہ میدان میں سیسہ پلائی دیوار تھی۔ آپ نے غیروں کی محفل میں بھی جا کر یا رسول اللہ کی صدائیں بلند کیں۔ اور انہیں بھی یا رسول اللہ کے نعرے لگانے پر مجبور کیا۔ ایک آنکھوں دیکھا واقعہ پیش خدمت ہے۔

جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو گوجرانوالہ میں امریکہ کے خلاف ایک جلوس نکالا گیا وہ جلوس مکمل طور پر دیوبندیوں اور وہابیوں پر مشتمل تھا، قبلہ مفتی صاحب کے سوا اہلسنت کی کوئی جماعت اس جلوس میں شریک نہ تھی

الغرض دیوبندیوں اور وہابیوں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ اس جلوس کی صدارت قبلہ مفتی صاحب کو سونپی جائے۔ لہٰذا انہوں نے جلوس کی صدارت کے لئے قبلہ مفتی صاحب سے درخواست کی۔ آپ نے ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے جلوس سے شرکت فرمائی۔ اور اس وقت میں بھی قبلہ مفتی صاحب کے ساتھ تھا۔ آپ جلوس کی صدارت فرما رہے تھے۔ جلوس شیرانوالہ باغ سے چل کر گوندلاں والا اڈہ میں پہنچا۔ گوندلاں والا اڈہ میں آخری اور صدارتی خطاب آپ کا تھا۔ آپ نے وہاں پر دیوبندیوں اور وہابیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

''اے دیوبندیو اور وہابیو! میری بات کو بڑے غور سے سماعت فرماؤ کہ آپ لوگوں نے مجھے یہاں پر بلایا اور مجھے اس جلوس کا صدر منتخب کیا۔ میں دیکھ رہا ہوں جلوس شیرانوالہ سے چلا راستے میں تقریریں ہوئیں، نعرے لگائے گئے اور مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ لوگوں نے ہمارے مزاج کا نعرہ نہیں لگایا یعنی آپ میں سے کسی نے بھی نعرہ رسالت یارسول اللہ بلند نہیں کیا۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ یارسول اللہ جائز نہیں تو جس کا جی چاہتا ہے۔ میرے سامنے آ جائے۔ میں قرآن و حدیث اور تمہارے اکابر کی تصانیف سے ثابت کروں گا کہ یارسول اللہ کہنا جائز ہے''۔ اس کے بعد آپ نے تھوڑی دیر سکوت فرمایا جب کوئی نہ اٹھا تو آپ نے نعرہ رسالت کی صدائیں بلند کیں اور غیروں کو بھی یارسول اللہ کہنے پر مجبور کر دیا۔ آپ کی زندگی میں ایسے ہزاروں واقعات ہیں کہ آپ نے غیروں کی مجالس میں مسلک حق اہلسنت و جماعت کا پرچار کیا۔ جن کو تحریر میں لانا میری قلم کے بس کا روگ نہیں۔ الغرض قبلہ مفتی صاحب ایک باعمل اور باشرع عالم دین، ایک نڈر عاشق رسول اور

ایک سلجھے ہوئے سیاستدان تھے۔

خادم قبلہ مفتی صاحب محمد اشرف ہزاروی

سیکرٹری تنظیم علماء جامعہ فاروقیہ، صدر بزم انوار فرید آف اُوگی ضلع مانسہرہ (ہزارہ)

☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دنیا میں نام پیدا کرنے کے لئے نہ دولت کی ضروری ہے نہ ثروت نہ امارت ضروری ہے۔ نہ تجارت، نہ بادشاہوں کے در کی ضرورت ہے نہ بہت بڑے گھر کی۔ درویش خدامست راوی کے کنارے ڈیرہ لگا کے دنیا ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ علاقہ غیر خیبر ایجنسی کے اُجڑے دیار میں قدم رکھتا ہے تو اسے بہار آشنا کر دیتا ہے۔ لکھوڈِ ئیر کے گمنام علاقے کو نام ونمود عطا کر دیتا ہے۔

ہمارے ممدوح حضرتِ استاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت انہی فقراء میں سے ایک تھی جنہوں نے خونِ جگر صرف کر کے رخِ برگِ گلاب کو سنوارا اور گلشن اسلام کے تحفظ کی کھائی ہوئی قسم کو پورا کر دکھایا۔ آپ کی پوری زندگی دین اسلام کی خدمت سے عبادت ہے۔ آپ کی شخصیت ایک ہفت رنگ ہیرے کی طرح چمکتی نظر آتی ہے۔ وہ ہیرا جس کے ہر پہلو سے انوکھی چمک پیدا ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ چمک یک رنگ نہ تھی بلکہ رنگ بدل بدل کر دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے۔ آپ کی ذات علم کا بحرِ بیکراں تھی۔ تفسیر، اصول تفسیر، حدیث اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ، منطق، فلسفہ، تصوف، فن مناظرہ، فتاویٰ نویسی، بلاغت، معانی بدیع وغیرہ یہ علوم ایسے ہیں جن کے

حصول میں زندگیاں بیت جاتی ہیں گھر میں تشنگی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ ایک ایک علم بر دسترس کے لئے علیحدہ زندگی درکار ہے۔ لیکن اگر میں یہ کہوں تو بے جانہ ہوگا کہ قبلہ مفتی صاحب کی ذات صفات میں علوم اپنی جملہ سامانیوں کے خاصہ خرسائی فرمائی حق ادا کر کے رکھ دیا۔ ان کی مثال ایک پروانے کی سی تھی جو شمع کے گرد گھومتا رہتا ہے تاوقتیکہ کہ اپنی جان دے دے۔ ساری زندگی شمع علم کا پروانہ بن کر طواف علم کیا۔ مسند تدریس پر بیٹھ کر ایسی تدریس کہ آج مسند روئی ہوگی کہ حق ادا کرنے والے چل بسا ہے۔ مگر اپنی جان کی بازی لگا کر دین اسلام کی خدمت کرنے والا کہتا ہے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

دنیائے علم کا کونسا باسی ہوگا جو قبلہ مفتی صاحب کی شخصیت سے آ گاہ نہ ہو۔ خصوصاً گوجرانوالہ کے مکیں جانتے ہیں کہ اس بندہ خدا نہ صبح کی پرواہ نہ شام کا انتظار نہ آرام کی تمنا نہ سکوں کی خواہش۔ جب دیکھو خدمت دین میں کمر بستہ نظر آتے ہیں۔ شب دیجور کی سیاہی ہو یا چاندنی رات کی چاندنی، گرمیوں کے چلچلاتی دھوپ ہو یا برسات کی برکھا رت، جاڑے کی سردی ہو یا بہت جھڑ کی کی چیرہ دستیاں۔ کل قیامت کے اور یہ سب گواہی دیں گے کہ یا مولا تیرے بندے نے غلام ہونے کا حق ادا کر دیا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بندہ زندہ رہا تو تیرے لئے اور موت کو گلے لگایا تو تیری خاطر۔ ایسے بندگان خدا کو خطاب ہوتا ہے۔ یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی رب راضية مرضية خادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

میں عرض کی تھی کہ نام پیدا کرنے کے لئے دولت وثروت و بادشاہی ضروری

نہیں (اگر چہ ان ہستیوں کو نام کی خواہش نہیں ہوتی یہ تو خدا کے رضا کے طالب ہوتے ہیں۔ مگر ثواب اللہ عطا کرتا ہے، جنہوں نے قبلہ مفتی صاحب کی زیارت کی ہے وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ حضرت نے پوری زندگی اپنا طریق امیری بلکہ فقیری بنائے رکھا۔ اپنی خودی کو بیچا نہیں بلکہ غریبی میں نام پیدا کیا۔ آج کی دنیائے سیاست میں کیا نہیں ہوتا۔ کرپشن کا دوسرا نام ہماری سیاست ہے عوام کی خدمت کے لئے ملا ہوا فنڈ بلند و بالا بنگلے تعمیر کرنے کے لئے، بڑی گاڑیاں خریدنے کے لئے اور بیرون ممالک بینک بیلنس بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مگر قبلہ مفتی صاحب کا دامن ایسے تمام بدنما دھبوں سے پاک نظر آتا ہے۔ جب اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہو کوئی لینڈ کروزر پر آ رہا ہے تو کوئی مرسیڈیز پر سوار ہے کسی کے نیچے بی۔ ایم۔ ڈبلیو ہے تو کوئی کرولا پر مگر ایک مفتی صاحب کی ذات تھی کہ گوجرانوالہ سے عام بس پر اسمبلی جاتے اور پھر انہیں بسوں میں سوار ہو کر واپس آتے۔ کیا قرون اولیٰ کی یاد تازہ نہیں ہوتی؟ اس دور پرفتن میں ہے کوئی ایسی مثال تو سامنے آئے۔ کہاں سے ملے گی؟ یہ لوگ راز ہستی سے آشنا ہو چکے ہوتے ہیں اور آشنائی؟

دو عالم سے کرتی ہے انکو بیگانہ
عجب چیز ہے لذت آشنائی

اے گوجرانوالہ کی سرزمین تو آہ و فغاں کرنے میں حق بجانب ہے کہ ایسی ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں۔ تاریخ کو برسوں ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں تب جا کے تاریخ ساز شخصیت دھرتی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ نرگس کو ہزاروں سال اپنی بے نوری پہ آنسو بہانے پڑتے ہیں تب جا کے چمن میں دیدہ ور پیدا ہوتا ہے۔

مت سہل ہمیں جانو، پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

آستانہ سیفیہ راوی ریان میں قبلہ مفتی صاحب سے کئی مرتبہ شرف لقاء حاصل ہوا۔ اتنی محبت فرماتے کہ دل موہ لیا کرتے تھے۔ سلسلہ سیفیہ کے حوالے سے ان کی خدمات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ تادمِ وصال سلسلہ سیفیہ کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہے۔ معترضین کے اعتراضات کے کتابی صورت میں جواب دیئے۔ سلسلہ کی حقانیت کو واضح کیا۔ آپ ایک کوہ گراں تھے۔ جو وقتی طوفانوں سے متزلزل نہیں ہوئے تھے۔ اور لوگوں کو بتا گئے کہ پاک و ہند کے مئے خانوں میں سے ایک مئے خانہ سیفیہ بھی ہے جس سے وہ مئے نایاب لوگوں کو پلائی جاتی ہے جو مردہ یعنی غافل دلوں کو حیات جاوداں عطا کرتی ہے تو بے خبروں کو راز داں بنا دیتی ہے۔ جو افسردہ دلوں کو فُرحت بخشتی ہے تو بے راہ رووں کو عشق کی ثروت عطا کرتی ہے۔ نظروں سے پلائی جانے والی مئے اگر ''ساقی'' پلا دے تو پھر کسی اور چشمے پر جانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

عشق کی یہ مئے پینے والے عاشق قبلہ مفتی صاحب جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو گوجرانوالہ کی دھرتی نے اپنی گواہی دکھائی کہ جَب عاشق کا جنازہ نکلا تو کس دھوم سے نکلا نجانے کتنے اللہ کے ولی اس جنازہ میں شرکت کے لئے آئے تھے یا بھیجے گئے تھے۔ اور وہ زبان حال سے پکار رہے تھے۔

ہوا کے رخ پر چراغ الفت کی لو بڑھا کر چلا گیا وہ
وہ اک دیئے سے نہ جانے کتنے دیئے جلا کر چلا گیا وہ

اور یہ بھی

وہی بزم ہے وہی دھرم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اس چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

بلاشبہ مفتی صاحب ہم سے تو بچھڑ گئے مگر وہ وصل محبوب کی دائمی لذتوں سے شادکام ہورہے ہیں کیونکہ فرمان ہے "الموت جبر یوصل الحبیب الی الحبیب" وہ چلے گئے مگر ان کا نام زندہ ہے ان کا کام زندہ ہے آج بھی ان کے مرقدِ پرانوار سے سننے والے سن سکتے ہیں

حاصل عمر رہ یارے کردم
شادم از زندگی کہ کارے کردم

حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی

****

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آج اس صاحب کردار کی باتیں ہوں گی
ان کی گفتار ان کی رفتار کی باتیں ہوگی
جلاتا تھا اندھیروں میں جو محبت کے چراغ
آج اس روشنی کے مینار کی باتیں ہوں گے

۱۸ اگست ۲۰۰۴ء کی شام ایک طرف آفتاب دنیا غروب ہوتا ہے تو دوسری طرف علم وعمل کا درخشندہ آفتاب اپنی بے مثال حیات مستعار گزار کر غروب ہوا۔ اور نہ صرف اپنے خاندان، رشتہ دار، اور تلانذہ گوجرانوالہ کو بلکہ پوری اہلسنت کو اس وقت روتا چھوڑ گیا۔ جبکہ ایک طرف علامہ شاہ احمد نورانی، مفتی عبدالقیوم ہزاروی، اور مفتی عبدالکریم رضوی جیسی قائد شخصیات کا سایہ

اہلسنت سے اٹھ گیا اور یوں غم واندوہ میں پورا ملک مبتلا ہو گیا۔

برباد ایک پل میں گلستان ہو گیا
شیرازۂ حیات پریشان ہو گیا
تم کیا گئے روٹھ گئی ہم سے ہر خوشی
بیٹھے بٹھائے رونے کا سامان ہو گیا

آج اگر آپ کی شخصیت پر آنسوں نہ بہائیں تو یہ آپ کی ذات کے ساتھ بڑی ناانصافی ہو گی۔ اس لئے کہ آپ کی ساری زندگی ظاہری اور باطنی جہاد میں گزری آپ ''انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء'' کا مصداق اتم تھے۔ ''العلماء ورثة الانبیاء اور اطلبوا العلم من المھد الی اللحد'' احادیث مبارکہ کی عملی تفسیر تھے۔ آپ کا چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا، جینا، مرنا حتی کہ علماء کی ہر ساعت میں سیرت مصطفیٰ کی عملی تفسیر تھے۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلمان میں اسی لئے غازی

آپ بے مثال مدرس، مصنف، مقرر، مفسّر، مدبر، محقق تھے اور حدیث، تفسیر، فقہ، اصول، نحو، صرف، منطق وفلسفہ وبلاغت علوم میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ یہ استاذ العلماء، سند الفضلاء، سرچشمہ ہدایت، حامی سنت، ماحی بدعت، شیخ الحدیث والتفسیر کے علمی وعملی اور ظاہری وباطنی فیوض وبرکات ہیں کہ جن سے خلق کثیرہ بلا واسطہ یا بالواسطہ بہرہ مند ہو رہی ہے۔ آج ہزاروں حفاظ کرام، علماء عظام، فیضان کرام، مناظر اسلام آپ کے خوشہ چین ہیں۔

حقیقت بات تو یہ ہے۔ جنہوں نے آپ جیسی باعمل شخصیت سے اکتساب فیض حاصل کیا یہ ان کے لئے باعث فخر ہے۔ اور جو محترم رہ گئے یقیناً

وہ بڑی سعادت سے محروم ہو گئے۔ میں آپ سے آخری مرتبہ اس ملا جب آپ اپنے والد صاحب کے سالانہ ختم کے سلسلہ میں اپنے گاؤں تشریف لے گئے۔ سلام کیا اور نصیحت کے لئے عرض کی تو آپ نے فرمایا۔

آئینِ جوان مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

اور فرمایا اتنی محنت سے پڑھو کہ حق و باطل میں امتیاز کر سکوں آپ کے الفاظ میرے لئے ایک نئی منزل کا پتہ بتا رہے تھے۔ آپ نے ہمیشہ پرچم اسلام کو بلند کیا اور کبھی اس کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔ اس کا حقیقی ثبوت آپ کا اپنے ہاتھوں لگایا ہوا جامعہ فاروقیہ کی صورت میں پودا ہے جو آج ایک درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ آپ نے ہمیشہ تلامذہ کو زندگی کا سلیقہ، اور فطری جذبات کی تسکین کا اسلامی قرینہ سکھایا۔ جن کے ماہتاب چہرے کی ایک معمولی سی جھلک بھی دلوں میں سکون اور باطل کے چہروں پر حق بن کر چھا جاتی ہے۔ جس نے کبھی باد مخالفت سے گھبرا کر شکست نہ کھائی۔

ارادے جنکے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

اور ہم کو آپ کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوید احمد قادری جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کبھی بھی نعمت کی قدر، نعمت کے اندازہ کا صحیح احساس اس نعمت سے محرومی کے بعد ہوتا ہے جب امید کی کرنیں دم توڑ دیتی ہیں اور اندھیرے ہر سو بسیرا کر لیتے ہیں۔ اجالے منہ چھپا لیتے ہیں، تو روشنیوں کے نقیب اپنی بے وقعتی کے باعث پردہ کر لیتے ہیں تو ہم جیسے خوش فہم روشنیوں کی تلاش میں نکلتے ہیں پھر ناکامیوں کے سبب سے قحط الرجال کا ماتم کرتے ہیں۔

اب جب نگاہیں ان کو ڈھونڈتی ہیں تو اپنی بے مائیگی پر ہم خون کے آنسو بہاتے ہیں کہ وہ فقید المثال ہستی جن کی یاد میں دل دھڑکتے رہیں گے۔ وہ نابغہ روزگار شخصیت جس کی آرزو میں نظریں بھٹکتی رہیں گی۔ ہمارے درمیان نہیں رہے۔ اُن کا در دسر آیا لیکن ہم ان سے فیض پانے سے محروم رہے ہماری آنکھیں تشنہ دیدار رہیں۔ پچھتاؤوں کے ہجوم میں ناتمام ارمانوں کے بیچ اپنی حرماں نصیبوں پر ماتم کناں ہیں کہ بحرِ علم کا دوشناز دریائے معرفت کا وہ غواص ہمارے درمیان موجود تھا لیکن اسطرح مقید تھے کہ ہر نیم روز کی تابانیاں بھی ہمارے سینے کے اندھیروں کو نہ مٹا سکیں یہ معاملہ موت کو وصال کا وسیلہ سمجھنے والوں کے درمیان تھا گویا یہ جنازے کا وعدہ نہ تھا وارفتگی وشوق کا اظہار تھا۔ بے تابی اور تڑپ کا بیان تھا، جانا تو اسی کے لیے تھا جس کے لئے لکھ دیا گیا تھا لیکن اس تکرار اور اعادے سے دراصل یہ بتانا مقصود تھا کہ موت سے ڈرنے والے وہی ہوتے ہیں جو آلودگیوں سے جدا ہوں اور آلائشوں سے منزہ ہوں موت اور موت کے خوف سے بے نیازی گویا بامراد اور کامیاب زندگی کی ضمانت ہے۔ اس گفتگو کے علاوہ نہ جانے اور کتنی باتیں ہوئی ہوں گی جواب تک آلودہ اظہار نہ ہونے پائیں۔ کیا کیا رموز کہے ہوں گے، کس کس اسرار

سے پردے اٹھائیں ہوں گے۔ ہمیں تو وہی کچھ ملا جو ہماری بساط کے مطابق تھا اس گھور اندھیرے میں آنکھوں پر بنائی کی تہمت ہے چلو آنکھیں بند کریں اور شمع خیال یار سے روشنی مستعار لے لیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

از پیر طریقت الحاج پیر گلزار احمد سیفی بابا فرید کالونی لاہور

****

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

استاد العلماء، فاضل جلیل، عالم نوید، مفسر القرآن، حضرت علامہ، مفتی غلام فرید ہزاروی قدسرہ العزیز قدیم جید علماء میں سے ایک علمی شخصیت تھے۔ آپ کا علم، آپ کا تقویٰ، آپ کا عمل مثالی تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہم عصر جید علماء و مشائخ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ حضرت علامہ مفسر القرآن امام اہلسنت شیخ الاسلام والمسلمین مجددِ ملت حضرت سید اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک حضرت قبلہ مفتی صاحب کے تبحر علمی کی وجہ سے از حد احترام کرتے تھے ان کے علاوہ استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ علامہ پیر طریقت شیخ الحدیث ابوالفیض محمد عبدالکریم چشتی رضوی ابدالوی استاذ العلماء علامہ سید محمود احمد رضوی استاذ العلماء علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی علاوہ ازیں پاکستان و ہندوستان کے مستند علماء و مشائخ حضرت مفتی اعظم کی علمی تحقیق تبحر علمی کے قائل تھے۔ فقہی مسائل میں آپ کی

تحقیق حجت کا درجہ رکھتی تھی۔ جمعیت علماء پاکستان میں اہل سنت کی تنظیمی تبلیغی خدمات میں آپ کا نام سرفہرست آتا ہے۔ آپ نے پنجاب وسندھ کے اعطراف میں اہل سنت کی تنظیم اور فلاح و بہبود کے لئے مثالی کارنامے انجام دیئے۔ آپ مسائل کی تحقیق میں ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ عشق مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ تقریر کے درمیان ذِکر مصطفیٰ فرماتے ہوئے آنکھوں سے آنسوں کی بارش جاری ہو جاتی تھی۔ دنیاوی اندیشوں سے دور رہتے تھے۔ نام ونمود، شہرت کو کبھی پسند نہ فرماتے۔ قرآن پاک کی تفسیر بیان کرتے تو ایسے اہم نکات بیان کرتے کہ دل کی گہرائیوں میں اترتے چلے جاتے تھے۔ آخری عمر میں دیار حبیب روضہ پاک کی حاضری، حج بیت اللہ کے لئے بے چین رہتے۔

حضرت مفتی صاحب مرحوم ومغفور کو قائم اللیل اور صائم الایام میں پایا۔ تہجد کے نوافل اور دن کا روزہ آپ کا معمول تھا۔ افطار حضرت کے ساتھ ہی فرمایا کرتے تھے۔ اس طرح حجاز مقدس کے سفر میں حضرت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ''رحماء بنیھم '' کی تفسیر تھے۔ لیکن بدعقیدہ اور گمراہ لوگوں کیلئے ''اشد اعلی الکفار '' تھے۔ آپکی ساری زندگی اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت ومحبت اور تبلیغ دین میں گزری۔

مولانا احمد الدین توگیروی سیفی لاہور

* *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی حنفی سیفیؒ صاحب کی دنیائے علم وعرفان میں یہ اندوہناک خبر برق تپاں بن کر جسم وجان پر گرِی، کہ

عالم اسلام کے نامور بطل جلیل بلند پایہ عالم دین جید محدث اور بے مثال فقیہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی غلام ہزاروی محمدی سیفی واصلِ بحق ہو گئے۔

تو مگو اندر جہاں یک بایزیدے بود و بس

ہر کہ واصل شد بجاناں بایزیدے دیگر است

حضور فخر موجودات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

موت العالم تلمة فی الاسلام لاتبد مااختلف الیل والنہار موت قبیلة ایسر من عالم وھو نجم کلمس (طبرانی شریف)

ترجمہ: عالم کی موت اسلام میں ایک بہت بڑا خلا ہے جو اس دنیائے لیل ونہار میں جب تک جاری ہے کسی بھی دوسرے ذریعہ سے پر نہیں ہو سکتا اور قبلہ کی موت ایک عالم کی موت کے مقابلہ میں زیادہ ہلکی ہے گویا وہ ایک ستارہ تھا جس کی روشنی ختم ہوگئی۔ یہ حدیث پاک حضرت علامہ مولانا مفتی مرحوم ومغفور جیسے عالم ربانی کے لئے صادق آتی ہے موصوف ایک طرف عالم اسلام کی متاع عزیز، استاد العلماء، بے مثل، فقیہ ومحدث تھے۔ عالم باعمل اور اتباع شریعت کے سختی سے پابند تھے۔ اتباع سنت کا یہ عالم تھا کہ فاتبعونی کا مظہر تھے اور دوسری طرف زہد وتقوی کا مجسمہ اور علم وعرفان کا پیکر تھے۔ اس طرح آپ کی ذات گرامی شریعت اور طریقت کا مرج البحرین تھی آپ مشائخ سلف کی خوبیوں کے وارث تھے اور جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے جن کا احاطہ اس مختصر مضمون میں نہیں کیا جا سکتا۔

استاذ العلماء حضرت علامہ پیر طریقت محمد سرفراز احمد سیفی

صدر مدرس جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد لاہور کینٹ

* *

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حضرت اُستاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی حنفی سیفی کا وصال اہلسنت و جماعت کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ علمی حلقے قبلہ مفتی صاحب کی عظیم خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے آپ بے گماں آسمانِ فقاہت کے درخشندہ آفتاب اور مطلع بہ فراست تھے کہ ایک تابندہ ماہتاب تھے۔ بزم فکر و دانش کو قبلہ مفتی صاحب کے دم سے ناز تھا۔ علم وعمل کا حسین امتزاج آپ کی سیرت کا ایک سنہری باب تھا آپ کے علم وعرفان کی ضیاء پاشیوں نے کتنے ہی ذروں کو زر بنایا، اور کتنے ہی سینوں کو علم کا مدینہ بنایا سنیت و رضویت کا یہ گل نونہار رعنائیوں کے سوز گداز کا ترجمان تھا۔ آپکی تحقیقی تدریسی اور تصنیفی خدمات کو کافی وقت تک صفحہ ہستی پر مقبولیت کا ثبات ملے گا۔ اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب نور اللہ ومرقدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔

محمد عمر رضوی   جنرل سیکرٹری سنی یوتھ فورس پاکستان

☆☆

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شیخ العلماء وشیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی محمدی سیفی رحمۃ اللہ علیہ آپ علم وعمل کا حسین امتزاج، امت مسلمہ کے لئے سرمایہ افتخار، علماء، فضلاء کی آنکھوں کا تارا عباد وزہاد کے لئے مینارہ نور، سلف کی خوبصورت یادگار، خلف کے لئے مشعل راہ تھے۔ فقیر ہیچمدان حضرت مفتی صاحب قبلہ کی بارگاہ عرش پناہ میں عقیدت کے پھول کیسے پیش کرے۔ مولائے کریم بطفیل حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ممدوح کو اعلی علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے فیوض وبرکات تاقیامِ قیامت جاری وساری رکھے۔

الفقیر نسیم اللہ خان سیفی ڈیرہ غازی خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی محمدی سیفی رحمۃ اللہ علیہ مفتی بے عدیل دور حاضرہ میں ہمارے لئے سلاف، صالحین کی نہ صرف اسلاف صالحین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یادگار بلکہ بحثیت تبرک تھے۔ لیکن افسوس کہ وہ اب ہم سے جدا ہو گئے اور ہم اس مبرک شخصیت کے ظاہری فیوض وبرکات سے محروم ہو گئے۔ فقیر کو ان سے نہایت ہی عقیدت تھی بہرحال حضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ علیہ اہلسنت کے لئے ایک عظیم سرمایہ تھے ایسے گر. یاب ڈھونڈھنے پر نہیں ملتے اللہ تعالیٰ ان کے روحانی فیوضات وبرکات سے ہمارے سینوں کو نوازتا رہے اور انہیں رفع درجات سے نوازے۔

محمد یاسر نعیم سیفی نائب صدر یوتھ فورس پاکستان جام پور ضلع راجن پور

****

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

استاذ العلماء حضرت شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی حنفی سیفی صورت وسیرت میں سلف صالحین کا نمونہ تھے جنہوں نے اپنے علم وعمل اور قول وفعل سے دین متین کی بڑی خدمت فرمائی اور مخلوق خدا کو بہت فیض پہنچایا۔

مولیٰ تعالیٰ ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے متعلقین و دَور کے معاصر کے علماء اور بالخصوص نوجوان اہل علم کو عمل اور تبلیغ میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

محمد مدثر رضوی (صدر سیفی یوتھ فورس پاکستان)

****

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حدیث نبویؐ) جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا بھی جہاد ہے۔

محقق العصر شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام فرید ہزاروی سیفی رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے سیاستدان بھی تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مفتی صاحب اپنی ساری زندگی تقویٰ کے ساتھ اور طلباء کو تقریباً 42 سال پڑھاتے رہے۔ کیونکہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ سب سے اچھا انسان وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کو پڑھائے۔ تو قبلہ مفتی صاحب نے ساری زندگی قرآن وحدیث پڑھانے میں گزار دی۔ قبلہ مفتی صاحب مجدد عصر، قطب الارشاد، قیوم زماں حضرت اخوند زادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک کے خلیفہ مطلق تھے۔ اور حضرت مبارک صاحب کی آپ پر خصوصی نظر بھی تھی۔ حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کے صحیح ترجمان تھے، آپ نے ہر محاذ پر بریلوی فکر کا تحفظ کیا۔

میں اپنے پیر و مرشد شیخ القرآن حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی صاحب مدظلہ کے آستانہ عابدیہ سیفیہ نقشبندیہ جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد لاہور کینٹ نمبر 1 حاضر ہوا کافی عرصہ کی بات ہے آپ سے فرماتے سنا ہے جب طالبان کی افغانستان میں حکومت تھی طالبان کے چیف جسٹس صاحبزادہ محمد سعید حیدری سیفی صاحب کی دعوت پر شیخ القرآن حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی صاحب اور شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب اور علماء کا بڑا وفد افغانستان پہنچا، تو وہاں کچھ دیوبندی مولویوں نے شور مچایا کہ پاکستان سے بریلوی مولویوں کا وفد آیا ہے۔ اور ان کے غلط قسم

کے عقائد ہیں۔ اور انھوں نے شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ کے خلاف غلط قسم کا پروپیگنڈہ کیا، مگر قبلہ شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی صاحب نے اور قبلہ پیرومرشد شیخ القرآن نے طالبان کی جنرل اسمبلی میں مسلک اہلسنت حنفی بریلوی کی ترجمانی کی تو طالبان کے نائب صدر ملاں ربانیؒ نے برملا کہا کہ یہ بریلویت ہے تو میں سب سے بڑا بریلوی ہوں۔ حضرت شیخ الحدیث مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی صاحب قائد ملت اسلامیہ الشاہ احمد نورانی صدیقی قادریؒ کے دست و بازو تھے۔ انھوں نے ساری زندگی جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم پر نورانی صاحب کی سرپرستی میں زندگی گذاری۔ موجودہ وزیر اعلیٰ چوہدری پرویز الٰہی کی صوبائی مشنری نے مفتی صاحب کو کہا کہ آپ قائد ملت اسلامیہ کا ساتھ چھوڑ دیں تو ہم آپ کو صوبائی وزیر اوقاف بنائیں گے۔ مگر آپ نے جوتے کی نوک پر وزارت کو ٹھکرا دیا اور فرمایا کہ میں آخر دم تک نورانی صاحب کا ساتھ دوں گا اور اسی پلیٹ فارم پر قائم رہوں گا۔ اور نورانی صاحب کی طرح کسی ڈکٹیٹر کی ڈکٹیٹر شپ قبول نہیں کروں گا۔ مفتی صاحب نے واقع جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہہ کر جہاد کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے تمام عمر جامعہ فاروقیہ رضویہ میں درس وتدریس کے کام میں گذاردی وہ مرکزی جماعت اہلسنت کے مرکزی نائب امیر تھے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ اور تحریک بحالی جمہوریت میں مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ وہ باعمل اور جید عالم دین اور معتدل المزاج و مثبت طرز عمل کی وجہ سے تمام مکاتب فکر میں یکساں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صاجبزادہ محمد شبیر نقشبندی مجددی ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت کنجاہ ضلع گجرات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قبلہ مفتی استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مولانا غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ایک مہربان اور انتہا درجہ کے شفیق استاد تھے۔ آپ ایک عظیم باپ کے عظیم بیٹے تھے۔ ۱۹۹۴ء میں ناچیز کو ایک خواب آیا کہ خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف والی سرکار خواب میں مجھے اپنے پاس بلا کر میری تعلیم وغیرہ کے بارے میں کچھ فرما رہے تھے، کہ میں نے ایک سوال کر دیا کہ حضور آپ یہ فرمائیں کہ سرزمین گوجرانوالہ میں کون سی شخصیت ایسی ہو سکتی ہے جو صحیح معنوں میں مصلئہ رسول کی وارث ہے؟ تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ وہ میرا ہم نام درویش ہے۔ پھر میں نے پوچھا حضور آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ تو فرمایا کہ میرا نام غلام فرید ہے میں کوٹ مٹھن سے آیا ہوں۔ جب آپ نے اپنا نام لیا تو مجھے اپنے استاد گرامی علامہ غلام فرید ہزاروی کے متعلق پہلے سے بڑھ کر محبت پیدا ہو گئی۔ پھر صبح اٹھتے ہی قبلہ مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب سنایا تو آپ فرمانے لگے کہ حاشا وکلا میں قطعاً اس قابل نہیں ہوں۔ ہاں اگر آپ نے واقعی اس طرح خواب دیکھا ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نظر عنایت اور آپ کا کرم ہو سکتا ہے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو تھے اور مجھے جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ بیٹا آپ ہمارے محسن ہو یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ لیکن میں نے یہ بات لوگوں کو بتانے کا جب اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم باز نہیں آتے تو پھر میری زندگی کے بعد اس کا اظہار کر لینا۔ میرے اور زمانے کے استاد استاذ العلماء واقعی سلف صالحین کی نشانی تھے۔ ان کا منور چہرا اور مہربان نظریں کبھی بھلائی نہ جا سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مرقد انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ہم سب کو ان کے

قدم پر چلائے۔ آمین خدا رحمت کند ریں عاشقان پاک طنت را

خادم درِ ہزاروی حافظ محمد امجد محمود نورانی سیالوی

☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیر طریقت رہبر شریعت مفتی پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی سیفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے خصوصاً اہلسنت و جماعت اور بالعموم عالم اسلام کو بہت بڑا صدمہ ہوا، اور یقیناً ان کا خلا نہ پر ہو سکے۔قبلہ مفتی صاحب کی تمام خدمات ہمیشہ یادرکھی جائیں گی اور ان کی سادہ زندگی تمام مسلمانوں کے لئے باعث عظمت ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اہل خانہ، آپ کے شاگردوں اور جماعت اہلسنت کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

خادم اہلسنت مولانا حافظ غلام غوث (ترنول) راولپنڈی

☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جیو تو ایسے جیو ہر کوئی احترام کرے

مرد تو ایسے مرو ہر کوئی سلام کرے

شیخ الحدیث والتفسیر محدث کبیر جامع المعقول والمنقول ولی ابنِ ولی پیکرِ صدق وصفا مفتی اعظم پاکستان جیسی نابغہ روزگار ہستیاں دنیاء میں روز روز نہیں آتیں۔آپ کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ مشک بہار اور ہر پہلو مینارہ نور تھا۔ آپ کی ذات ستودہ صفات میں ایک بلند پایہ اور بے مثال معلم کی جملہ خوبیاں

بدرجہ اتم موجود تھیں۔ آپ نے ایک مثالی معلم کی حیثیت سے صرف کتاب و حکمت کی تعلیم ہی پر انحصار نہ کیا بلکہ تزکیہ نفوس پر بھی خصوصی توجہ دیتے رہے جہاں آپ کے مریدین لاتعداد نظر آتے ہیں۔ وہاں شاگردوں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے۔ علامہ محمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ مولانا نصرت اللہ مجددی، مفتی محمد صدیق ہزاروی صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور اور دیگر بڑے بڑے جید علماء آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ آپ کا انداز تدریس انتہائی آسان اور سادہ ہوتا تھا۔ جس میں آپ علوم و معارف قرآنیہ، تاریخ، اصول تفسیر، اصول تفسیر، فقہ، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، حدیث اور اصول حدیث کے اس قدر سمندر بہا دیتے کہ طلباء عش عش کر اٹھتے۔ آپ کے انداز تدریس میں امام رازی کا طریقہ استدلال، علامہ محمود آلوسی کا تصرف، قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا علم تصوف، علامہ عبدالحق محدث دہلوی کی تحقیق اور علامہ ابوبکر جصاص کی فقہی موشگافیاں علامہ سید احمد سعید کاظمی کے نکات اور حلم و بردباری کی جھلک نظر آتی تھی۔ آپ مسائل کے سلسلہ میں تمام مذاہب حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کے نظریہ کو بیان فرمانے کے بعد ترجیح مذہب حنفیہ کو دیتے اور بڑے دلائل قائم فرماتے، اور آپ وقار و متانت، پابندی شریعت، اخلاق حسنہ، احترام علماء، حفاظت اوقات، استمرار مطالعہ طلباء کی پوشیدہ مالی امداد، عیادت و اعانت اور تعزیت و غمگساری کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ میری دعا ہے اللہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں صبر و استقامت نصیب فرمائے۔

کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
نظر میں خبر میں اذان وسحر میں
طلب جسکی صدیوں سے تھی زندگی کو

وہ سوز اس نے پایا انہی کے جگر میں

علامہ محمود ایاز مظفر آباد آزاد کشمیر

☆☆☆

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

بھیڑ میں دنیا کیا جانے وہ کہاں گم ہو گئے
کچھ فرشتے بھی رہا کرتے تھے انسانوں کے ساتھ

یوں تو دنیا سے بے شمار لوگ رحلت فرما جاتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ اپنے درخشندہ کارناموں کی بدولت بعد از وفات بھی زندہ جاوید رہتے ہیں۔ کچھ برگزیدہ شخصیات اپنی حیات پائیدار میں اپنی جدوجہد سے علم وعمل کے ایسے چراغ روشن کر جاتے ہیں کہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں ایسے ہی عظیم لوگوں میں آقائے نعمت شیخ القرآن والحدیث مفتی اعظم پاکستان فرید العصر رئیس المشائخ عمدۃ المدرسین، سرمایہ ملت اسلامیہ مولانا علامہ الحاج پیر طریقت ابوالریاض مفتی محمد غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ کا ۱۸ ستمبر شام ۴:۴۵ پر کلمہ شریف کا ورد کرتے ہوئے دنیا سے پردہ فرما جانا جہان کی موت ہے۔ وصال سے چار ماہ قبل آپ کا ڈاکٹر ہسپتال لاہور سے بائی پاس ہوا جو بہت کامیاب تھا لیکن اچانک طبیعت خراب ہو جانے کی صورت میں علامہ مفتی محمد شریف ہزاروی، علامہ مفتی محمد مجیب الرحمٰن نورانی سیفی وزیر آبادی، مولانا عبدالرشید ہزاروی، مولانا مقبول الرحمٰن ہزاروی اور دیگر احباب اور راقم الحروف کی موجودگی میں آپ کو فاضل ہسپتال لئے جایا گیا، لیکن کچھ دیر بعد ہی آپ ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔

نوٹ: یاد رہے اس سے پچھلی رات جو کہ حیات ظاہری کے ساتھ آپ کے اپنے گھر میں

آخری رات تھی۔ رات ۲ بجے کے قریب اچانک اندر برتنوں سے جو کہ اونچی جگہ پڑے تھے وہاں پر ایک سٹیکر جس پر نعلین پاک کا نقشہ مبارک تھا، نہ جانے خدا کی قدرت سے اڑتا ہوا باہر صحن میں آیا اور سیدھا نہیں بلکہ چکر کھاتا ہوا آیا اور قبلہ مفتی صاحبؒ کے سینہ مبارک کی سیدھ پر کچھ اوپر ہی چکر کھاتا ہوا پھر آپ کے سینے سے چمٹ گیا، قبلہ مفتی صاحب نے اس کو پکڑ کر دیکھا تو فرطِ محبت سے آپ اس کو چومنے لگے بار بار چوم کر کبھی آنکھوں پر لگاتے، کبھی چہرے پر لگاتے کبھی دل پر رکھ لیتے حتیٰ کہ اسی کیفیت میں آپ کی آنکھ لگ گئی، سحری نماز کے وقت اٹھے تو وہ سٹیکر اسی طرح آپ کے سینے سے دل کی جانب چمٹا ہوا تھا، اس میں بھی اللہ کی قدرت کی ایک خاص جھلک دکھائی دیتی ہے کہ بغیر آندھی یا تیز ہوا کے کیسے وہ سٹیکر تیزی کے ساتھ چکر کھاتا ہوا کمرے سے باہر صحن میں آیا اور گرا نہیں بلکہ صحن میں بھی کچھ دیر مفتی صاحب کے اوپر اڑتا رہا اور بعد میں سینے آلگا، گھر کے لوگ اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں، بہر حال میں عرض کر رہا تھا کہ

وصال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ اگلے دن صبح سویرے ہی تکفین و تغسیل و تجہیر کے بعد آپ کی چارپائی جامعہ کے سامنے گلی میں رکھ دی گئی پوری رات سے خیبر تا کراچی آئے ہوئے ہزاروں زائرین کو زیارت کرائی گئی۔ دس (۱۰) بجے سے پہلے ہی جب جنازہ اٹھایا گیا تو آسمان پر بادل چھا گئے۔ بادلوں کے سائے میں یہ جنازہ اسلامیہ کالج کے گراونڈ میں لے جایا گیا اس دوران ہلکی ہلکی بوندہ باندی بھی ہوئی۔ آپ کے شیخ اکمل شیخ المشائخ حضرت الحاج پیر طریقت رہبر شریعت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی مدظلہ نے ۱۰:۳۵ پر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اس وقت اسلامیہ کالج کا گراونڈ اور صابری مسجد سے لے کر کالج روڈ اور کیمپ نمبر 2 سے لے کر مین بازار گورونانک پورہ مکمل بھرا ہوا تھا، ہر طرف اتنا بڑا ہجوم تھا کہ ایک محتاط اندازے

کے مطابق دو سے اڑھائی لاکھ کا اجتماع تھا جو کہ گوجرانوالہ کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ جس میں ملک بھر کے علماء، درویش اور صوفیاء کی بہت کثرت دکھائی دیتی تھی گوجرانوالہ کی انتظامیہ نے اس موقع پر بھرپور کردار ادا کیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں پولیس رینجرز کمانڈو اور سول پولیس اور خفیہ والوں نے علاقے میں کسی ناخوشگوار واقع کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کرر کھے تھے۔ جنازہ پڑھنے کے بعد قبلہ مفتی صاحب کی چارپائی جس کے ساتھ بڑے بڑے بیس فٹ کے بانس باندھ رکھے تھے کو اٹھا کر دارالعلوم فاروقیہ رضویہ جب لایا گیا تو لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے، پھر ایک بجے تک دوبارہ زیارت کا سلسلہ جاری رہا، اور نماز ظہر سے پہلے آپ کو دفن کو دیا گیا۔ ۲۱ اگست کو برائے ایصال ثواب ہفتہ کے دن ختم قل شریف کے موقع پر بڑے بڑے علماء و مشائخ اور سرکاری افسران بالا اور متعدد وزراء نے شرکت کی۔ علامہ مفتی محمد خان قادری، علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی و صاحبزادگان نے بمع دیگر علماء و مشائخ کے بالخصوص پیر طریقت رہبر شریعت حضرت اخندزادہ صاحبزادہ حمید جان صاحب نے بڑے جان دار الفاظ میں قبلہ مفتی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور کروٹ کروٹ ان پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

از قلم: حافظ محمد آصف علی اویسی جنرل سیکرٹری تنظیم علماء جامعہ فاروقیہ گوجرانوالہ

☆☆☆

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مجموعہ کمالات تھی۔ آپ ہمہ صفت موصوف تھے۔ آپ علم کا سمندر تھے۔ عالم باعمل اور ایک ولی کامل تھے۔

قائم تھیں ان سے علم وادب کی روایتیں
وہ کیا گئے کہ گویا بہاریں اجڑ گئیں

مشک ان است کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید

کستوری وہ ہوتی ہے جو خود خوشبو دے نہ کہ عطار کو کہنا پڑے کہ اس کی خوشبو سونگھ

آپ کے مخالفین بھی آپ کی علمی برتری اور فضیلت کا اعتراف بڑے واشگاف الفاظ میں کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ گویا آپ ''الفضل ما شھدت به الاعداء'' کا مصداق تھے۔ آپ اس امت کے روشن چراغ تھے۔ جس کی روشنی تا دیر محسوس ہوتی رہے گی۔ آپ کی تصانیف آپ کی علمی کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ درس وتدریس ان کا پسندیدہ مشغلہ اور تحقیق وتصنیف ان کا شعار تھا۔ آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ اس کار خیر میں بسر ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو خراج عقیدت پیش کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ کے مشن کو جاری رکھا جائے۔ اگر آپ کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے تو ایک دفتر درکار ہے۔ سفینہ چاہیئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

سید مؤذن علیشاہ مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ گوجرانوالہ

* *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُونا پڑا تھا صحن گلستان زندگی
غنچے روش روش پہ کھلا کر چلے گئے

خالق کائنات جلّ جلالہ نے جب اس کائنات کے رنگ و بو میں کسی کو اپنی خلافت پر فائز فرمانا چاہا تو نگاہ ربوبیت نے حضرت انسان کا انتخاب فرمایا اور اسی انسان کو مسجود ملائکہ ہونے کی عظمت پانے سے قبل ذات علیم بذات الصدور نے ''وعلّم ادم الاسماء کلّها'' فرما کر اس کے سر کی زینت و تاج علم کو بنایا، پھر تاریخ انسانیت کے ہی دور میں جب بعثت رسالت کا سلسلہ جاری رکھا تو اس دور کی برگزیدہ و منتخب ہستی کو من جملہ فضائل و کمالات سے مزیّن فرمایا لیکن ایک وصف خاص ہر دور میں حاملین نبوت و رسالت کا خاصہ رہا اس عظیم دولت و وصف کو صفت علم سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس لئے جب ہم نبوت و رسالت کے سلسلہ کی آخری کڑی رسول اکرم نور مجسّم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو دیکھتے ہیں تو آپ کے عظیم خالق حقیقی نے آپ کی ذات مطہرہ کی اس صفت عظمٰی سے متصف و موصوف ہونے و قرآن مجید برہان رشید میں ''وعلّمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللّٰه علیک عظیما'' سے بیان فرمایا۔ سیّد عالم نور مجسّم شفیع معظّم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا دروازہ بند فرمانے کے بعد امت مصطفوی سے طبقہ علماء کو اس صفت و عظمت سے موصوف فرمانے کے لیئے چنا گیا۔ علم چونکہ انبیاء کا خاصہ ہے اسی لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وراثت انبیاء اور اس کے حاملین کو ''العلماء ورثة الانبیاء'' کا شرف عظیم عطا فرمایا۔ انہی علم و حکمت کے متوالوں کو کبھی بارگاہ صمدیّت سے ''انما یخشی اللّٰه من عبادہ العلماء'' کا تمغہ امتیاز نصیب ہوا۔ اور کبھی

''من یؤت الحکمتہ فقداوتی خیرا کثیرا ''اور''من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین '' کا نورانی سہرا ان کے سروں پر سجایا گیا۔اور انہی علماء حقہ کے دارِفانی سے کوچ فرما جانے کو رفع علم قرار دیا گیا ہے۔جن علماء کے اُٹھ جانے سے علم اُٹھ جاتا ہے۔ ان میں سے ایک شخصیت پیکر علم وعمل، فخر المدرسین، عمدۃ المحققین، شیخ الحدیث والتفسیر، فخر المشائخ، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کی بھی ہے۔آپ ہمہ جہت شخصیات کے تذکرے سنتے ہی رہتے ہیں۔آیئے آج تصور کی چشم بینا سے ایک ''ہمہ جہت شخصیت'' دیکھیں دنیا میں بڑے بڑے منتظم آئے جنہوں نے حسن تدبیر سے انقلاب برپا کردیئے۔بڑے بڑے حکماء وفلاسفر آئے جنہوں نے دنیا کو حیران وششدر کردیا۔علماء ومعلمین آئے جنہوں نے رہزنوں کو رہبر بنادیا۔لیکن ایسی شخصیات بہت کم ہیں جو''ہمہ جہت'' ہوں مفتی غلام فرید ہزاروی ان ہی شخصیات میں سے ایک تھے جن میں خالق کائنات نے تمام خوبیاں جمع فرمادیں تھیں۔

ویس علی اللّٰہ بمستنکر

ان یجمع العالم فی واحد

اگر میں استاذ العلماء مفتی غلام فرید ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت کو ایک ہشت پہلو ہیرے کے ساتھ تشبیہ دوں تو مبالغہ نہ ہوگا۔کیونکہ ہیرے کو اگر سورج کی روشنی کے رخ پر رکھا جائے تو ہر کونے، ہر جہت، ہر سمت، ہر جانب، ہر پہلو سے ایک نیا رنگ دکھائی دے گا۔کسی کونے سے سنہری، کسی جہت سے نیلا ،کسی جانب سے سرخ، کسی پہلو سے سبز، کسی زاویے سے نارنجی اور کسی گوشے سے آسمانی رنگ جھلکتا ہوا نظر آئے گا۔اگر مفتی غلام فرید ہزاروی کو بھی آفتاب

علم کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کی شخصیت کے کئی رنگ اپنی اندر دل ونگاہ کی جاذبیت کا سامنا لئے ہوئے نظر آئیں گے۔استاذ العلماء مفتی غلام فرید ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کو اگر تفسیر کی روشنی میں دیکھا جائے تو بہت بڑے مفسر نظر آتے تھے۔ حدیث کے زاویے سے دیکھا جائے تو عظیم محدّث نظر آتے تھے۔فقہ کی روح سے دیکھا جائے تو فقیہ اعظم نظر آتے تھے۔ منطق کے پہلو سے دیکھا جائے تو رئیس المناطقہ دکھائی دیتے تھے۔تصنیف کی جہت سے دیکھا جائے تو بہت بڑے مصنّف نظر آتے تھے۔ خطابت کی طرف سے دیکھا جائے تو عظیم سیاستدان نظر آئے تھے۔گوجس جہت، جس سمت، جس جانب، جس پہلو، جس طرف سے بھی مفتی غلام فرید ہزاروی نوراللہ مرقدہ کو دیکھا جائے تو آپ اسی جہت کے ساتھ موصوف نظر آتے تھے۔ الغرض مفتی غلام فرید ہزاروی رحمتہ اللہ کے بارے میں سن کر یا پڑھ کر زبان پر بے اختیار آجاتا ہے۔

کوئی تصویر نہ ابھری تیری تصویر کے بعد
ذہن خالی ہی رہا کاسئہ سائل کی طرح

مولانا محمد زین العابدین رضوی جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

****

بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

عالم شریعت ہادئ راہِ معرفت وحقیقت قطب الاولیاء الحاج پیر محمد طارق اعظم صاحب المعروف پیر ثانی سرکار مدظلہ العالی (سجادہ نشین دربار اعظمیہ سالک آباد شریف حسن ابدال ضلع اٹک) کے شیخ الحدیث والتفسیر استاد العلماء الحاج مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تاثرات:

شیخ الحدیث والتفسیر ریحانۃ العلماء مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو قبلہ پیر صاحب مدظلہ سے دلی محبت تھی۔ ۱۴ اگست ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ کو مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچازادہ بھائی محمد شیر (مرحوم) کے جنازے میں شرکت کے لئے ہری پور کے نواحی گاؤں فرید آباد آئے تو بار بار قبلہ پیر صاحب کی زیارت کا فرماتے رہے۔ ہم نے عرض کیا کہ سرکار تو تبلیغی وروحانی دورے پر انگلینڈ میں ہیں تو آپ بڑے افسردہ ہوئے۔ چونکہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قبلہ پیر صاحب مدظلہ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ اس وجہ سے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد میں (راقم الحروف فدا الرحمٰن) نے حضور قبلہ عالم پیر صاحب سے آپ کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ مفتی صاحب تو وہ عالم دین تھے جن کو دیکھنے سے اکابر علماء کی یاد تازہ ہوتی تھی مفتی صاحب کے پاس مجھے وہ چیز محسوس ہوتی جو عام علماء کے پاس محسوس نہیں ہوتی تھی۔ مفتی صاحب کو اگر علم کی نظر سے دیکھا جائے تو وہ بہت بڑے عالم دین تھے اور اگر فقر کی نظر سے دیکھا جائے تو وہ فقیر باصفا تھے۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف، تقریر، اور تدریس کے ذریعے دین اسلام کی بڑی خدمت کی۔ وہ حسن ظاہر اور حسن باطن سے مزین تھے۔ قبلہ پیر صاحب مدظلہ نے مزید فرمایا کہ علم جب دماغ پر اثر کرتا ہے تو زہر بنتا ہے اور یہی علم اگر دل پر اثر کرے تو تریاق بنتا ہے۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم نے ان کے دل پہ اثر کیا، اسی لئے ان میں عاجزی اور انکساری رچی بسی تھی اور ان میں فقر محمدی نظر آتا تھا۔

قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت حضور قبلہ عالم پیر صاحب مدظلہ کی طبیعت ناساز تھی جس کی وجہ سے آپ کے حکم پر جگر گوشہ سرکار والی سالک آباد شریف پیرزادہ عارف سلطان صاحب ثانوی مدظلہ نے بمعہ

خادمین دربار شریف جنازے میں شرکت فرمائی۔ قبلہ پیر صاحب مدظلہ اپنی دعاؤں میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اکثر یاد فرمایا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے مزار پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

پیر محمد طارق اعظم ثانی سرکار سالک آباد شریف حسن ابدال ضلع اٹک

****

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے برادر اکبر شیخ الحدیث والقرآن مفتی محمد غلام فرید صاحب جو کہ ہمارے خاندان میں ایک سرپرست کی حیثیت رکھتے تھے۔ پیار، محبت، شفقت، نرمی، عاجزی ان میں کوٹ کوٹ کر رچی ہوئی تھی۔ بندہ ان کی زیر شفقت کچھ عرصہ خانیوال میں، ڈسکہ میں، اور پھر گوجرانوالہ میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ خانیوال کے زمانہ میں بھی آپ کی شفقت کا ایک واقعہ سامنے آتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ واقعی آپ نرم دل شفیق انسان تھے۔ مدرسہ میں کسی وجہ سے استاذ المکرم مولانا نور احمد صاحب نے طلباء کو ڈنڈوں کے ساتھ سزا دی جس میں سے دو طالب عالم بھاگ کر جہانیاں منڈی چلے گئے۔ قبلہ مفتی صاحب بہت پریشان ہوئے آپ دوسرے دن وہاں پہنچے ان دو طلباء کو تلاش کیا، مل جانے کے بعد ان کو گلے سے لگایا، پیار کیا اور اپنے ساتھ واپس مدرسہ میں لے آئے یہ تھا طلباء سے پیار۔ علمی دنیا میں بھی آپ نے لوہا منوایا اپنے پرائے سب ان پر ناز کرتے تھے۔ خانیوال کے ہی زمانہ میں ایک دفعہ شیعہ عالم سے سنی بریلوی عالم دین کا مناظرہ ہو رہا تھا دونوں طرف سے کئی علماء موجود تھے شیعہ عالم نے اچھی خاصی گرفت کر رکھی تھی۔ سنی علماء میں سے کسی نے سرگوشی کی، کہ مفتی غلام فرید کو

اطلاع کرو کہ وہ آئیں۔رات کا وقت تھا دو آدمی مفتی صاحب کے پاس ان کی رہائش گاہ پر آئے،صورت حال بیان کی، مفتی صاحب نے بغیر کسی توقف کے اپنا لباس تبدیل کیا اور ساتھ چلے گئے۔وہاں پہنچ کر جب شیعہ عالم سے گفتگو شروع کی تو چند لمحوں میں ہی شیعہ مناظر کو ایسی گرفت میں لیا کہ ہر طرف مفتی صاحب کے نعرے بلند ہوئے اور مذہب شیعہ کو شکست فاش ہوئی۔اور وہاں بھی مناظر اسلام کے نام سے مشہور ہوئے۔ ہماری دعا ہے اللہ ان کے صاحبزادگان کو ان کے مسند کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے اور قبلہ مفتی صاحب کے مزار پرانوار کو مرجع خلائق بنائے۔

قاری طیب الرحمٰن ہزاروی سیفی برادر اصغر قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ

* *

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

آسمانِ علم وفضل کے درخشندہ ستارے، افق تصنیف و تالیف اور سیاست پر نیز تاباں فخر الاماثل جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء مولانا علامہ مفتی محمد فرید صاحب ہزاروی نور اللہ مرقدہ کی وفات حسرت آیات سے امت مسلمہ میں جو خلا پیدا ہوا ممکن ہے کہ عرصہ دراز تک وہ پر نہ ہو۔

خدا رحمت کند ایں بندگان پاک طینت را

محمد رضا المصطفیٰ ظریف القادری مرکزی امیر عالمی ادارہ تعلیمات اسلامیہ گوجرانوالہ

* *

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

بندۂ ناچیز کو قبلہ مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں متعدد بار کندھا دینے کی سعادت اور زیارت کا موقع نصیب ہوا۔ اچانک آپ کے وصال کے بعد رات کو خواب میں خود کو مفتی صاحب قبلہ کی مسجد میں دیکھتا ہوں، کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ نے دستار پہنی ہے جو بڑی خوبصورت لگ رہی ہے۔ کاش کہ داڑھی شریف بھی رکھ لیں۔ پھر میں مفتی صاحب کے مزار پر کچھ لوگوں کے ساتھ حاضری دیتا ہوں کہ اچانک قبلہ مفتی صاحب کی قبر کھل گئی، اور آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ کے چہرے کی نورانیت سے قبر کا ماحول جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر میں بھی قبر میں اترا تو مجھے بہت کھلا حال حدِ نگاہ تک پھیلا ہوا دکھائی دیا جو کہ خوبصورت سفید ٹائلوں سے آراستہ تھا، جگہ جگہ پانی کی ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ تقریباً سب لوگ وہاں باشرع ہیں اور نماز کے لئے وضو کی تیاری میں مصروف ہیں۔ میں نے بھی وضو کیا تو قبلہ مفتی صاحب نے سب لوگوں کو نماز پڑھائی، جس میں مَیں بھی شامل تھا نماز کے بعد لوگ مفتی صاحب کو مصافحہ کرنے لگے تو میں بھی آگے بڑھا۔ قبلہ مفتی صاحب ہاتھ پکڑ کر مجھے فرماتے ہیں کہ آپ نے یہ منظر دیکھا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں! تو پھر آپ نے فرمایا آپ کو بھی اگر یہ منظر پسند ہے تو پھر میری طرح ہو جاؤ اور داڑھی شریف بھی رکھ لو، کیونکہ یہ نسبت کا اثر ہے، اور یاد رکھیں کہ اپنے مرشد سے رابطہ نہ توڑنا۔ الحمدللہ مجھے پھر بیداری میں جب خواب یاد آیا تو میں اپنے پیر و مرشد جناب محمد مجیب الرحمٰن نورانی محمدی سیفی وزیرآبادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور وعدہ کر لیا کہ میں آج سے داڑھی شریف بھی نہیں منڈواؤں گا۔ اور رابطہ بھی رکھوں گا۔ انشاء اللہ العزیز اب تک جو میں نہ سمجھ سکا اس پر میں نے اپنے پیر و مرشد سے معذرت کر لی۔

فقط محمد ندیم فرید ٹاؤن گوجرانوالہ

ASSEMBLY BUSINESS
IMMEDIATE

PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB

No. PAP/Legis-1(8)/97/6792
08 September 2004

To

The Secretary,
Government of the Punjab,
Information, Cultur and Youth Affairs Department, Lahore.

Subject: **CONDOLENCE RESOLUTION PASSED BY THE PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB.**

Sir,

I am directed to inform that the Provincial Assembly of the Punjab, in its meeting held on 6 September 2004, has unanimously passed the following Resolution, moved by Mr Muhammad Basharat Raja, Minister for Law & Parliamentary Affairs:-

تعزیتی قرار داد

"پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی مرحوم سابق رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے اوران کی وفات کو ایک عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ مرحوم مذہبی سکالر اور دینی رہنما تھے۔ ان کی دینی اور سیاسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)"

(Maqsood Ahmad Malik)
Deputy Secretary (Legis)

No. & date even

A copy is forwarded for information to:-

1. Principal Secretary to President of Pakistan, Islamabad.
2. Principal Secretary to Prime Minister of Pakistan, Islamabad.
3. Principal Secretary to Governor, Punjab.
4. Principal Secretary to Chief Minister, Punjab.
5. Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs and Human Rights, Govt.of Pakistan, Islamabad.
6. All Ministers, Government of the Punjab.
7. Leader of the Opposition, Punjab Assembly.
8. Advisors to Chief Minister, Punjab.
9. Special Assistant to Chief Minister, Punjab.
10. All Parliamentary Secretaries, Government of the Punjab.
11. All Members of the Provincial Assembly of the Punjab.
12. Chief Secretary, Government of the Punjab, Lahore.
13. Secretary, Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs, Government of Pakistan, Islamabad.
14. Secretaries, Provincial Assemblies of Sindh, NWFP & Balochistan.
15. Secretary, Legislative Assembly of Azad Jammu & Kashmir, Muzaffarabad.
16. Secretary to Government, Punjab, Law & Parliamentary Affairs Department, Lahore.
17. Zila Nazim, District Gujranwala.
18. District Courdination Officer, District Gujranwala.
19. Widow of Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi (Late) Ex-MPA (PP-93) House No.36, 38, Street No.12, Block-Y, Peoples Colony, Gujranwala.
20. Director General Public Relations Punjab, Lahore.

Deputy Secretary (Legis)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول استاد العلماء حضرت علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی میرے برادرِ اکبر واستاد محترم تھے۔ آپ کی شخصیت ہمہ جہت ستودہ صفات تھی اور آپ ایک نیر تاباں کی مانند تھے۔ جس کی روشنی سے ہم جیسے ہزاروں راہ پاتے ہیں۔ آپ ایک غیرت منداور دین کے سچے اور نڈر سپاہی تھے۔ آپ کی شخصیت فی زمانہ آفتاب علم سے کم نہ تھی۔ اہل زمانہ آپ کی تعریف میں قصیدہ خوانی کرتے ہیں۔ حق بھی یہی ہے کہ کسی کے وصال کے بعد صرف تعریفی کلمات کہنے چاہئیں نہ کہ تنقیص وعیب جوئی کہ جس کی حدیث میں ممانعت ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی کچھ تعریف کرنے کے بعد بالآخر تنقیص وعیب جوئی وافترا کرے تو مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوں گی۔

(۱)- وہ تنقیص دوغلہ ہونے کی علامت ہوگی۔

(۲)- دوست ومحبّ ہونے کی بجائے حریف ومخالف ہونے کی علامت ہوگی۔

(۳)- تعریف کے بعد تنقیص رشک کی بجائے حسد متصور ہوگا۔

(۴)- تنقیص وعیب جوئی کی ممانعت کے باجود ایسا کرنا حدیث کی کھلی خلاف ورزی ہوگی نہ کہ حدیث پرعمل، جوکہ کسی صاحب علم سے ممکن نہیں۔

(۵)- یہ معاندانہ رویہ ہوگا نہ کہ محبانہ دوستانہ رویہ۔

میں عرض کررہا تھا کہ آپ کی شخصیت فی زمانہ آفتاب علم سے کم نہ تھی، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں جب بھی کوئی طوفان ''علمِ مصطفٰے وعظمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم'' کی طرف اٹھتا دیکھا تو آپ نے بفضلہٖ

تعالیٰ اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تقریر وتحریر کے ذریعے ہر اٹھنے والی آندھی کو روکا۔ اسی طرح اولیاء اللہ جو کہ اللہ کے دوست ومحبوب ہوتے ہیں ان پر اگر کسی نے انگشت اٹھانے کی کوشش کی تو آپ نے کسی اپنے یا بیگانے کی پرواہ کئے بغیر اولیاء اللہ کی شان میں لب کشائی کرنے والوں کا بھرپور محاسبہ کرتے ہوئے متعدد کتب تصانیف فرمائیں، جن کے ذریعے آپ نے اپنے دادا مرشد مجدد عصر، قطب الارشاد، مخدوم اہلسنت، علامۃ الدھر، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہ العالی اور اپنے مرشد کامل واکمل، شیخ العلماء، حضرت سیدی ومولائی میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہ اور بالخصوص سلسلہ عالیہ، نقشبندیہ، مجددیہ، سیفیہ پر وارد شدہ تمام سوالات کو ھباء منثورا کرتے ہوئے اولیاء اللہ کی عظمت کو چار چاند لگانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ صرف اور صرف جو کتب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کی حقانیت پر آپ نے تصنیف فرمائیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)-سل الحسام الہندی لنصرۃ مولانا سیف الرحمٰن نقشبندی

(جلد اول، مطبوعہ)

(۲)-سل الحسام الہندی لنصرۃ مولانا سیف الرحمٰن نقشبندی

(جلد دوم، مطبوعہ)

(۳)-معروضات الحاذق فی خدمۃ مولانا محمد صادق

(مطبوعہ)

(۴)-فضیلت الذاکرین فی رد المنکرین

(مطبوعہ)

(۵)-ضرب الفرید علی عنق المرید

(مطبوعہ)

(۶)-القول السدیدہ بجواب فتنۃ الشدیدہ وغیرہ

(غیر مطبوعہ)

علاوہ ازیں بھی کچھ مسودات جو کہ معاندین کے سوالات کے جوابات میں آپ نے تحریر فرما کر معاندین کو ارسال فرمائے ہیں اور مسودات کی شکل میں غیر مطبوعہ ہیں۔ بوقت ضرورت ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ولی کامل شیخ اہل السنہ (بریلویہ) مجدد مأتہ حاضرہ حضرت علامہ امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت پر کیچڑ اچھالنے والے غیر مقلد علامہ احسان الٰہی ظہیر کی رسوائے زمانہ کتاب ''البریلویت'' کا دو جلدوں میں جواب تحریر فرما کر آپ نے نسل نجدیہ کو ناکوں چنے چبوائے ہیں۔ آپ کی محققانہ تحریر و تصانیف جب وہابیہ، دیابنہ و معاندین و حاسدین پر برق آسمانی بن کر گریں تو ایوان نجدیہ و دیابنہ کو ہلا کر رکھ دیا۔ جس پر شہر گوجرانوالہ کی عظیم بزرگ شخصیت امیر جماعت رضائے مصطفےٰ علامہ الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب نے بھی ''رضائے مصطفےٰ'' ۳۶ جلد، شمارہ ۹ میں خوب تذکرہ و تبصرہ فرمایا۔

مجھے یاد آیا کہ ہمارے بعض احباب حضرت قبلہ مفتی صاحب پر اس لئے بھی خفا رہتے تھے کہ آپ تصویر و وڈیو کے جواز کا قول کرتے ہیں۔ گزارش ہے کہ مجھے قبلہ مفتی صاحب کی خدمت میں تقریباً ۳۰ سالہ معیت حاصل ہے۔ قبلہ مفتی صاحب نے کبھی بھی بلا ضرورت شرعی فوٹو و وڈیو کے جواز کا نہ کوئی فتویٰ آج تک دیا ہے اور نہ ہی ایسے ادّعا کا جواز لکھا ہے، اگر بالفرض کہیں ہے؟ تو اولاً میرے علم میں نہیں۔ ثانیاً ایسا سمجھنے والوں کے لئے بھی غلطی کا امکان ہے۔

بہر حال یہ ایک ایسی بحث ہے کہ کوئی عالم دین بھی بلاضرورت شرعی تصویر و وڈیو کا قول نہیں کر سکتا، اور نہ ہی ایسے قول و ادّعا کی شرعاً کوئی گنجائش ہے، اور بالضرورت تصویر کے قولِ جواز کا انکار خود اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تاجدار بریلی کو بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امام اہل سنت و اکابرین اہلسنت کے نقش قدم پر چل کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی نصیب فرمائے اور ہر طرح کی ریا کاری، نام و نمود و شہرت کے حصول کے لالچ سے محفوظ فرمائے، اور ہمارے برادر اکبر و استاد محترم الحاج مفتی غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے، اور ان کے مرقد پُر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے اور لواحقین و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم الامین

محمد مجیب الرحمٰن نورانی سیفی وزیرآبادی مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ گوجرانوالہ

☆☆

بسم اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

حامداً و مصلیاً اما بعد!

علم ظاہری اور علم باطنی کے منبع عدیم المثال مفسر و محدث علم و حکمت اور سخاوت وشجاعت کا پیکر اپنی جان کو جان آفریں کے حوالہ کر کے سارے خاندان کو یتیم کر گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

بفضل خدا ہمارا خاندان جو کہ علماء و فضلاء سے بھرا ہوا ہے لیکن ''ہر گل را رنگ و بو دیگر ست''، جن صفات پر محترم مفتی غلام فرید صاحب رحمہ اللہ موصوف تھے۔ ان کی صفات پر موصوف ہمارے خاندان میں کون ہوگا۔ جو اس

خلا کو پر کر سکے۔ مفتی غلام فریدؒ ہمارے خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ مفتی صاحبؒ ایک عظیم محدث، مفکر اور داعی اسلام، محقق اور قابل اعتماد مفتی تھے۔ جامعہ فاروقیہ رضویہ کے مایہ ناز استاد اور مدبر منتظم تھے۔ مفتی صاحبؒ کے علمی تدبر اور وسعت مطالعہ اور تحقیقی صلاحیت پر صرف اپنے ہی نہیں اغیار بھی معترف تھے۔ مفتی صاحبؒ کے منصب افتاء کی جلالت وعظمت اور مسؤلیت و نزاکت اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔ مفتی صاحبؒ اگر ایک باعمل محدث و مفسر تھے، تو دوسری طرف بہت سے تصانیف کے مصنف بھی تھے۔ مفتی صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے جو کمالات ومحاسن عطا فرمائے تھے۔ ان ہی کی وجہ سے دیگر اہل محاسن ارباب کمالات پر برتری حاصل تھی۔ مفتی صاحبؒ اہل معاصر اہل علم پر عمل و تقویٰ بساطت جسمی کے امتیاز کے ساتھ علماء کے تاج وسرخیل شمار ہوتے تھے۔

مفتی صاحبؒ صرف ایک مفسر، محدث، رکن پنجاب اسمبلی نہیں تھے بلکہ ایک دردمند دل رکھنے والے، امت مسلمہ کا غم کھانے والے، اور عالم اسلام کی سربلندی کی خواہش رکھنے والے عظیم انسان تھے۔ درس وتدریس اور دیگر علمی مشاغل کے ساتھ ان کے مجاہدانہ کارنامے ان کی جرأت، شجاعت وسخاوت حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کہنے کی ادا، اور اپنے مشن کے لئے، تن، من، دھن کی قربانی کا وصف، علماء کے لئے خصوصاً، اور عوام کے لئے عموماً مشعل راہ ہے۔

مفتی صاحبؒ کے اخلاص وللٰہیت نے علماء کرام اور عوام الناس کو ان کا گرویدہ بنایا تھا۔ بزرگوں سے محبت اور عقیدت اور اپنے علمی اور مجاہدانہ کارناموں کی وجہ سے وہ بزرگوں کی نظروں میں قابل احترام تھے۔ ان کی وفات امت مسلمہ کے لئے عموماً اور علماء اور طلباء کے لئے خصوصاً عظیم نقصان

ہے۔ ہم تمام خاندان اہل پنجاب کے عموماً اور اہل گوجرانوالہ کے خصوصاً مشکور ہیں کہ انہوں نے میرے مرحوم بھتیجے کی ناقابل فراموش احترام وعزت کی، جس کا ثبوت نماز جنازہ میں ہر خاص نے محسوس کیا ہوگا۔ میں بھتیجوں، نواسوں اور خاندان کے تمام افراد کو یہ بات واضح کرتا ہوں کہ ہمارے خاندان کو جو عزت اور عظمت اللہ نے دی ہے۔ وہ اس لئے نہیں کہ ہم وڈیرے، چوہدری یا کارخانے دار ہیں، یہ عزت اللہ نے ہمیں صرف علم کی وجہ سے دی ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ اللہ کی اس نعمت کے شکریہ میں علم کے ساتھ محبت رکھیں اور یہ عہد کریں کہ ہم سب تاحیات اپنے اکابر کا مشن حسبناً للّٰہ جاری وساری رکھیں گے، اور مفتی صاحبؒ کے مشن کو خصوصیت کے ساتھ مکمل کر کے رہیں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ رب کائنات مفتی صاحبؒ کے تمام غمزدہ افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مفتی صاحبؒ کی اولاد میں کسی کو مفتی صاحب کا صحیح جانشین بنائے۔ ''**وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز**'' اور آخر میں اپنے محترم قابل فخر رئیس المناطقہ، فصیح اللسان، درویش صفت بھتیجے حضرت علامہ محمد شریف جدونی اولاً، ہزاروی ثانیاً کو وصیت کرتا ہوں کہ پنجاب میں خاندان کے بچوں کی دینی تربیت اور دنیوی تربیت اپنے خاندان کی عزت وعظمت برقرار رکھنے کے لئے آپ پر ضروری ہی نہیں بلکہ فرض ہے، اور اپنے تمام موجودہ اور آئندہ نسل کو اپنے آباؤ اجداد کے طور طریقوں سے باخبر رکھیں۔ تاکہ ہماری نسل اولاً وآخراً اپنے آباؤ اجداد کے اوصاف پر موصوف ہوں اور ان کے عادات اور طور طریقوں سے آشنا رہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور مفتی صاحب کے وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اس خلاء

کو اس خاندان سے پر کریں اور ہمارے سب بچوں کو مفتی غلام فریدؒ جیسا بنائے۔ ''وما ذالک علی اللہ بعزیز''

میں اپنے تعزیتی کلام کو چند اشعار پر ختم کرتا ہوں۔

لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

وما کان قیس ہلکہ ہلک واحد ولکنہ بنیان قوم تہد ما

صورت یوسف بداری حکمت لقمان ہم

ظاہرت چوں وردو ریحان باطنت عنبر فشان

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

جان کر منجملہ خاصان میخانہ مجھے

مدتوں رویا کرینگے جام و پیمانہ مجھے

مولانا علامہ الحاج مفتی عبدالھادی دامت برکاتہم العالیہ

ناظم اعلیٰ دارالعلوم قاسم العلوم گندف علاقہ جدون مردان صوابی صوبہ سرحد

کاتب الحروف: نثار احمد مجاہد ابن مولانا عبدالہادی

☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

فاضل لوزعی عالم یلمعی شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ میرے بزرگ ومحترم برادر اکبر ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بیشمار فضائل و خصائل سے نوازا تھا۔ ہم بھائیوں پر والد کی طرح شفیق مہربان تھے۔ علمی و عملی دنیا میں ان کا نام اور منفرد مقام تھا۔ درس وتدریس میں مہارت تامہ، اور فتویٰ نویسی میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ تصانیف کثیرہ کے مصنف

اور میدان تقریر وتحریر کے ضیغم تھے۔ زہد وتقویٰ کے انوار ان کے چہرہ و پیشانی سے عیاں تھے۔ عالم و فاضل ومحقق ہونے کے ساتھ ساتھ وہ پیر طریقت و رہبر شریعت تھے۔ محبت نبوی و عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات ان کے وجود مسعود سے ہر وقت ظاہر وہویدا تھے، اپنے وصال کے ساتھ وہ ایسا خلا چھوڑ گئے جس کا پر ہونا بظاہر مشکل ہے۔ اپنے اساتذہ ومشائخ کا بے پناہ ادب واحترام کرتے تھے۔ مدرسہ کے طلباء کے ساتھ اپنی حقیقی اولاد سے بھی زیادہ شفقت و مہربانی سے پیش آتے۔ ہم ان کے برادرن ہی ان کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان نہیں، بلکہ ہر جاننے اور سننے والا ان کی تعریف وتوصیف کرنے سے پرنہیں ہوتا۔ اپنے ہی نہیں بے گانے بھی ان کی اخلاقی، علمی مردم شناسی کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں۔

دالفضل ماشهدت به الاعداء

اصل تعریف وہی ہے کہ اپنوں کے علاوہ غیر بھی ماننے پر مجبور ہوں اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مفتی صاحب بجاہ نبی الکریم اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور ان کے صاحبزادگان کو نیز برادران کو ان کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

استاد العلماء امام المناطقہ رئیس التحریر والتقریر

حضرت علامہ مفتی محمد شریف ہزاروی

صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ گوجرانوالہ

☆☆



ایک یادگار ملاقات: مولانا امام شاہ احمد نورانی صدیقی (سینٹر)　مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی (ایم پی اے)



برادر اصغر مولانا مجیب الرحمٰن نورانی سیفی وزیر آبادی، مفتی غلام فرید ہزاروی سیفی (ایم پی اے)، صاحبزادہ ریاض الرحمٰن ہزاروی